بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

مجموعہ

فتاویٰ بریلی شریف

مرتبین:

محمد عبدالرحیم المعروف بہ نشتر فاروقی ● محمد یونس رضا اویسی

مرکزی دارالافتاء سوداگران بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من یرد اللہ بہ خیرًا یفقھہ فی الدین

مجموعہ

فتاوی بریلی شریف

تاج الشریعہ حضرۃ العلام الحاج
الشاہ المفتی
محمد اختر رضا
قادری ازہری دام ظلہ علینا

استاذ الفقہاء عمدۃ المحققین
حضرت علامہ مفتی قاضی
محمد عبد الرحیم
صاحب بستوی مدظلہ العالی

مرتبین:

محمد عبد الرحیم المعروف بہ نشتر فاروقی ○ محمد یونس رضا اویسی

مرکزی دار الافتاء سوداگران بریلی شریف

زاویہ پبلشرز

6۔ مرکز الاویس (ستا ہوٹل) دربار مارکیٹ۔ لاہور

فون: 042-7248657 موبائل: 0300-9467047

۲۰۰۴ء

بار اول ______ ۱۰۰۰

ہدیہ ______ 200 روپے

○

زیرِ اہتمام

نجابت علی تارڑ

ملنے کے پتے
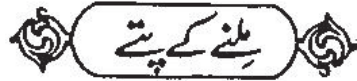
- ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور ۷۲۲۱۹۵۳ - ۰۴۲
- دارالاخلاص۔ ۴۔۳ صدف پلازہ محلہ جنگی قصہ خوانی بازار۔ پشاور شہر ۲۵۶۷۵۳۹ - ۰۹۱
- مکتبہ قادریہ نزد چوک میلاد مصطفیٰ۔ سرکلر روڈ۔ گوجرانوالہ ۲۳۷۶۹۹ - ۰۴۳۱
- مکتبہ غوثیہ ہول سیل (پرانی سبزی منڈی) کراچی ۴۹۱۰۵۸۴ - ۰۲۱
- مکتبہ عثمانیہ۔ رامتلائی روڈ۔ سیالکوٹ ۶۱۰۸۳۱۲ - ۰۳۰۰
- احمد بک کارپوریشن۔ کمیٹی چوک۔ راولپنڈی ۰۵۱-۵۵۵۸۳۲۰
- مکتبہ المجاہد۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ۔ بھیرہ شریف ۰۴۵۲۱-۹۱۱۷۶۳
- مکتبہ چشتیہ۔ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا
- منہاج القرآن پبلی کیشنز۔ ضیاء مارکیٹ۔ سرگودھا ۷۲۱۶۳۰ - ۰۴۵۱

فہرست مضامین

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

علمائے بریلی اہل سنت وجماعت نے کتاب حسام الحرمین شریفین میں علماء دیوبند کو وہابی بتا کر اوران کے عقائد باطلہ پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اوران کے مدرسوں میں تعلیم حاصل کرنے کو اوران کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام بتلایا ہے مگر ان کی کتاب پڑھنے سے معلوم ہوا کہ یہ ان پر بہتان وافترا لگایا ہے اگر یہی عقائد باطلہ علماء دیوبند کے پاس روانہ کئے جائیں تو وہ بھی کفر ہی کا فتویٰ صادر فرمادیں گے انہوں نے اپنی کتاب ''عقائد علماء دیوبند'' اور ''عقائد وہابیہ نجدیہ'' وکتاب ''الشہاب الثاقب'' مصنفہ مولانا حسین احمد صاحب مدنی میں علیحدہ علیحدہ تحریر کئے ہیں اور یہ بتلایا ہے کہ عبدالوہاب نجدی ظالم باغی خونخوار شخص تھا اور ہم ان میں سے نہیں ہیں یہ ہم پر بہتان لگایا گیا ہے اور ہمارے عقائد اہل سنت والجماعت کے ہیں اور علمائے بریلی بدعتی ہیں انہوں نے اپنی طرف سے بہت سے نئے کام ایجاد کئے ہیں جو کہ صرف اپنے پیٹ پالنے کیلئے ایجاد کئے ہیں اور عوام کو دھوکہ دیا ہے یہ تمام نئے کام قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں نہیں تھے علاوہ ان کتابوں کے اور کتابوں میں بھی ان کا جواب دیا گیا ہے جیسے کتاب ''فیصلہ کن مناظرہ''، ''دیوبند سے بریلی تک''، ''المہند علی المفند''، اصلاح الرسوم''، ''شریعت یا جہالت''، ''السحاب المدرار''، ''تزکیۃ الخواطر''، ''راہ سنت'' ''توضیح البیان''، ''بدعت کی باتیں'' بدعت کیا ہے؟ وغیرہ وغیرہ دریافت طلب یہ ہے کہ واقعی جو ان کتابوں میں تحریر ہے کیا وہ غلط ہے یا ہمارے سمجھ میں نہیں آیا ان کتابوں میں بڑی بڑی کتابوں کے حوالے دیئے گئے ہیں میں اپنے عقائد سے بدلا نہیں ہوں اب میری دلی تسکین کیلئے ان کا جواب مفصل تحریر فرمائیں تاکہ میں اپنے عقائد صحیح میں مضبوط اور قائم رہوں اوران ۱۱ رکتابوں کو پڑھنا چاہیئے یا نہیں۔

المستفتی: بندو حسن جوالاپوری

کلیر جوالاپور سہارنپور یوپی

الجواب :- اتنی بات ہر دیوبندی کو تسلیم ہے کہ ''براہین قاطعہ'' ''حفظ الایمان'' ''تحذیر الناس'' میں وہ عبارتیں لفظ بہ لفظ موجود ہیں جن پر علماء نے کفر کا فتویٰ دیا ہے اگر وہ عبارتیں نہ ہوتیں تو افترا و بہتان کہنا صحیح ہوتا اب انکے مفاہیم میں اختلاف ہونا ضرور ہے مجرم اپنے جرم کا اقرار مشکل سے کرتا ہے اگر وہ اقرار کرے تو اس کا جرم ختم ہو جائے جو مفہوم و مطلب ان عبارتوں کا تھا علماء اہل سنت نے پیش کیا اس کا فوٹو بھی لیکر بتایا ''وقعات السنان وادخال السنان'' وغیرہا کے جواب سے دیوبندی اب تک عاجز رہے اور انشاء المولیٰ تعالیٰ عاجز رہیں گے تو انہوں نے اس قسم کے خرافات شروع کیے۔

منظور نعمانی نے فیصلہ کن مناظرہ میں طرح طرح سے فریب دینے کی کوشش کی ہے یہی حال ''دیوبند سے بریلی تک'' کے مصنف کا بھی ہے مگر ان لوگوں نے جو باتیں کہیں ہیں ان کا جواب علماء اہل سنت بہت پہلے دے چکے ہیں اب ان اعتراض کا دہرانا پرلے درجے کی ہٹ دھرمی ہے۔ مثلاً اس کا یہ کہنا ہے کہ ''تحذیر الناس'' کی تین جگہ کی عبارت کو لیکر کفری معنی پہنائے گئے ہیں اور مصنف تو اس عقیدہ ختم نبوت کا قائل ہے یہ محض فریب ہے ''تحذیر الناس'' کی ہر عبارت مستقل کفر ہے تو تقدیم و تاخیر سے کوئی فرق نہیں پڑتا، حضور آقائے نعمت سرور کونین ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کا امکان ماننا بھی کفر ہے اور اس عقیدہ ختم نبوت کو عوام کا خیال بتانا بھی کفر ہے ''براہین قاطعہ'' کی عبارت پر جو کچھ لکھا ہے وہ بھی محض بکواس ہے ''الموت الاحمر'' میں ان عبارتوں پر دیوبندیوں نے جو کچھ کلام کیا ہے ان سب کا مفصل جواب ہے ''حفظ الایمان'' و''بسط البنان'' کا رد بلیغ ''وقعات السنان'' و''قہر واحد دیان'' میں موجود ہے دیوبندیوں نے مابعد کی کتابوں میں کوئی جدید تاویل نہیں کی ہے وہی پرانی سڑی سڑانی تاویلیں پیش کر رہے ہیں پھر یہ تاویلیں ان کے قائلین سے کفر کو اٹھا نہیں سکتیں وہ خود اپنی مراد ظاہر کر چکے انکی مرادیں واضح پھر

اس کفر کو کون اٹھا سکتا ہے "تحذیر الناس" والے نے ہزار ہا جگہ ختم نبوت کا اقرار کیا ہو مگر تحذیر الناس
کی ان عبارتوں کا قائل ہونے کی وجہ سے کافر ہی رہے گا جب تک اس قول سے بالاعلان توبہ و
رجوع نہ کرے تجدید ایمان نہ کرے اور اب یہ مشکل ہے کہ وہ مر کر مٹی میں مل گیا، اسی طرح المہند
اور "الشہاب الثاقب" وغیرہ میں جو عقائد بتائے گئے ہیں وہ کبرائے وہابیہ کے عقائد کے خلاف
ہیں "المہند" ص ۵۷ رمیں عربی میں ہے: هٰذه خلاصة تصديقات السادة العلماء المكة
المكرمة زادها الله تعالىٰ شرفا و فضلا اور اس کا اردو ترجمہ یہ کہتا ہے کہ یہ مکہ مکرمہ زاد اللہ
شرفاً وتعظیماً کے علما کی تصدیقات کا خلاصہ ہے اب یہاں غور طلب یہ بات ہے کہ "المہند" تو سراسر
تلبیس تھی ہی مگر اس عبارت نے اسکی رہی سہی ساکھ کو بھی خاک میں ملا دیا کہ مکر و فریب سے بھری
کتاب پر بھی جو کچھ تصدیق کے نام سے لکھا گیا ہے وہ تصدیقی تحریریں پوری پوری مکمل اور انہیں
الفاظ کے ساتھ نہیں ہیں بلکہ انکا خلاصہ ہے تو ضرور کانٹ چھانٹ کے بعد چھاپی گئی پھر اس کتاب
کا کیا اعتبار ہے ظاہر ہے جو مطلب کے خلاف باتیں رہیں ہونگی انہیں حذف کر کے خلاصہ بنایا ہے
حالانکہ تصدیق وتقریظ کے چھاپنے کا قاعدہ واصول یہی ہے کہ انہیں بے کم وکاست چھاپا جائے
اب اہل دیوبند سے کیا امید کی جاسکتی ہے کہ انہوں نے تصادیق کے الفاظ میں کیا کیا دیانت داری
کا مظاہرہ کیا ہوگا تو وہ علماء حرمین کی دستی تصدیق نہیں ہے بلکہ خلیل احمد کی تلبیس ہے پھر تصدیق میں
یہ نہ لکھا گیا کہ تھانوی وگنگوہی وانبیٹھی ونانوتوی طواغیت دیوبندیہ کی عبارت کفریہ حق وصحیح ہیں ان
عبارتوں کے قائل وراضی ہونے کے بعد بھی وہ مسلمان ہیں اور اس میں یہ بھی نہیں کہ حسام الحرمین
میں جو ان کے طواغیت پر فتویٰ ان کی عبارتوں کی وجہ سے صادر فرمائے گئے وہ غلط ہیں نا قابل عمل
ہیں نہ یہ ہے کہ حسام الحرمین میں جو ہمارے فتویٰ ہیں وہ ہمیں دھوکہ دیکر ہم سے لے گئے ہیں ہم
نے ناواقفی میں لکھے ہیں نہ یہ ہے کہ وہ حسام الحرمین والے فتویٰ ہم نے واپس مانگ لئے اور اب

جو نہیں پیش کرے وہ جھوٹا ہے نہ یہ ہے کہ خلیل احمد انیٹھی نے ہمارے سامنے ''حفظ الایمان'' ص ۶ و ص ۷ ''براہین قاطعہ'' ص ۵۱ فوٹو فتاوائے گنگوہی ''تحذیر الناس'' ص ۳ و ص ۱۴ و ص ۲۸ کی عبارات بعینہا و بالفاظہا پیش کیں اور ہم نے غور کر کے سمجھا عبارات مندرجہ کتب مذکورہ میں کوئی کفر نہیں، ان عبارات مندرجہ کتب مذکورہ کا قائل و مصنف و معتقد و مصدق کافر نہیں مرتد نہیں جب یہ تفصیل و توضیح نہیں اور ہرگز نہیں اور المہند کی عیاریاں مکاریاں فریب کاریاں کھل چکیں اور با قرار خود اصل تصدیق چھاپی نہیں بلکہ خلاصہ چھاپا تو ثابت ہوا کہ وہ تصدیقات المہند و خلیل احمد کے خلاف تھیں اسلئے تلبیس کی اور اصل تصدیق کو چھپایا یہ اکابر دیوبندیہ کی کذابیوں مکاریوں کا ادنیٰ مظاہرہ کھلا ہوا نظارہ **ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

اور یہیں سے ثابت ہو گیا کہ حسام الحرمین حق و صحیح و درست ہے پھر ان تصدیقوں کے خلاصہ کو ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علماء مکہ معظّمہ کے نام سے چھ تصدیقیں انیٹھی نے لکھا جن میں تین غیر مکی ہیں لہٰذا یہ بھی جھوٹ ہوا اور نا قابل قبول اور دو تصدیقیں مفتی مالکیہ اور انکے بھائی صاحب کی واپس مانگ لی گئیں انہیں پھر بھی لکھنا بے حیائی اور تلبیس ہے تو چھ میں سے پانچ مردود و باطل ہو گئیں اور پہلی کو خلاصہ کر کے اور خلاصہ لکھ کر خود انیٹھی باطل و مردود ٹھہرا چکا تو مکہ معظّمہ کے کسی عالم کی بھی کوئی تحریر المہند کی حمایت میں نہ رہی یہی حال علمائے مدینہ کی تصادیق کا ہے کہ وہاں بھی اصل تصادیق نہیں بلکہ خلاصہ شائع کیا گیا ہے اور اس میں بھی فریب اور تلبیس کی ہے کہ الامان والحفیظ چنانچہ علمائے مدینہ کی تصدیقات بتانے کیلئے ص ۶۳ / میں لکھا کہ سب سے پہلے امام فقہائے زمانہ............حضرت مولانا سید احمد برزنجی شافعی مفتی آستانہ نبویہ دامت فیوضہم کے رسالہ کا ملخص تین مقام سے لکھتے ہیں اب آپ خود غور فرمائیں کہ دیوبندیوں کا بڑا محدث و معتبر و مستند خلیل احمد نے کتنی عظیم تلبیس کی ہے کہنا پڑا دھوکہ دیا کہ جب علماء مدینہ نے اس کی تصدیق نہ کی

تو خلیل احمد نے مولانا برزنجی کے رسالہ ''کمال السیوف والتقویم'' کے تین مقاموں کی مختلف عبارتیں قطع و برید کر کے نقل کیں اور اس کی ساری تصدیقات اور مہریں کہ عوام سمجھیں کہ سب تصدیقیں المہند ہی پر ہیں یہ مختصر حال تصدیق کا ہے جس میں ذرہ برابر صداقت کی جھلک نہیں بلکہ مکمل تلبیسات اور فریب و دجل ہے صداقت اس وقت ہوتی کہ ان کفری عبارتوں کو پیش کرتے اور علمائے حرمین طیبین سے اس بات کا فتویٰ لیتے کہ یہ عبارتیں کفری نہیں حسام الحرمین میں جو فتویٰ دیا گیا ہے وہ غلط ہے مولانا احمد رضا خاں قدس سرہ نے ہمیں دھوکہ دیا پھر المہند کے مضامین قصر وہابیت و دیوبندیت کو ڈھا دینے والے ہیں المہند میں ''فتاویٰ رشیدیہ'' و''تقویت الایمان'' و''حفظ الایمان''، ''براہین قاطعہ''، ''تحذیر الناس'' کے خلاف عقائد اہل سنت و جماعت کو لکھ کر فتویٰ لیا گیا ہے اور اپنا وہ عقیدہ بتایا ہے جو اہل سنت و جماعت کا ہے مکر و فریب کی اس سے زیادہ گندگی گھنونی چال نہیں ہو سکتی ہے چنانچہ علامہ سیفسطی کی تصدیق کے نام سے ایک مضمون چھاپا ہے جو ص ۶۹/ پر ہے کہ جناب رسول اللہ کی روح پر فتوح کے تشریف لانے میں کچھ استبعاد نہیں کیونکہ حضرت ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں باذن خداوندی کون میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں علامہ کی اس عبارت نے دیوبندی دھرم اور اسکی پستک ''تقویت الایمان'' کو جہنم رسید کر دیا اس کے صفحہ ۸/ میں ہے کہ پھر خواہ یوں سمجھے کہ طاقت ان کو اپنی ذات ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے اور اسی میں ہے'' کہ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے انکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے'' اور ص ۲۳/ میں ہے کہ'' جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے سو اب اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے'' اور ص ۳۴/ پر ہے کہ'' جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں'' اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ امام الوہابیہ کے فتویٰ سے المہند ص

۶۹ رکا عقیدہ رکھنے والا مشرک ہے اور جو اس عقیدہ کی تعلیم دے وہ مشرک اور مشرک گر ہے اور اگر حضور اقدس ﷺ کو کچھ اختیار نہیں اور المہند امام الوہابیہ کے فتوی سے شرکی کتاب ہے لہٰذا اس کا مصنف اور اس کے مصدقین ہندی مشرک ٹھہرے دیوبندیوں کو امام الوہابیہ کا یہ شرکی فتویٰ مبارک ہو فلعنة الله علی الکافرین اسی ''تقویت الایمان'' میں حضور ﷺ کے بارے میں لکھا ہے یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں مرنے والا ہوں علامہ موصوف کے فتوے سے اس قول کا بھی رد ہو جاتا ہے اب اگر ''تقویت الایمان'' کا یہ قول وہابیہ مانے تو المہند جھوٹی اور المہند کو صحیح مانیں تو ''تقویت الایمان''، ''فتاویٰ رشیدیہ'' جھوٹی قرار پائیں گی اور حقیقت میں تینوں کتابیں جھوٹی ہیں پھر ''براہین قاطعہ'' کے جھوٹا ہونے میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس نے بھی حضور اقدس ﷺ کے میلاد اقدس میں تشریف آوری کا بہت زوردار رد کیا ہے اور اس میں وہ کفری بول بکا ہے جس پر علماء نے اسے کافر بتایا علامہ کے اس ارشاد نے تو اسے جہنم کے نچلے حصہ میں پہونچا دیا ''التلبیسات'' میں تو اپنا عقیدہ یہ ظاہر کیا ''البتہ جہت ومکان کا اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت ومکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ وعالی ہے'' ص ۲۳ مگر در حقیقت ان کا یہ عقیدہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے جہت ومکان سے منزہ جاننے کے عقیدہ کو بدعت سمجھتے ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو امام الوہابیہ دہلوی کی ''ایضاح الحق'' ص ۳۵ وص ۳۶ ''وتنزیہ او تعالیٰ از زمان ومکان و جہت وماہیت وترکیب عقلی (الی) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنس سے عقائد دینیہ می شمارد'' یہ عیاری ہے کہ عقیدہ کچھ اور ہے اور ظاہر کچھ اور کرتے ہیں ''التلبیسات'' ص ۱۷ میں لکھا ہے ''جو اس کا قائل ہو نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کو ہم پر بس اتنی جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے'' یہاں تو یہ ظاہر کیا اب ذرا ''تقویت الایمان'' اور ''براہین قاطعہ'' کی عبارتوں کو ملاحظہ

کریں کہ اس میں کیا عقیدہ لکھا ہے ''انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی ہے اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے''۔ ''تقویت الایمان'' ص ۶۸ اور ''براہین قاطعہ'' ص ۳۰ر اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کہہ دیا کہ وہ خود نص کے موافق کہتا ہے'' اس مکاری کی کیا انتہا ہے جو عقیدہ بار بار چھاپ چکے ہیں اس کے خلاف ''التلبیسات'' میں ظاہر کر کے اپنے ایمان دار ہونے کا دعویٰ کرر ہے ہیں ''التلبیسات'' ص ۱۸ ر کی عبارت ملاحظہ ہو ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے جن کا ذات و صفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ و حکم نظریہ اور حقیقتہائے حقہ و اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس نہیں پہونچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی و رسول اور بیشک آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے'' اس عبارت سے سارا قصر وہابیہ مسمار ہو گیا یہ عبارت دلیل صریح ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے علم کی وسعت پر اور حضور کا تمام خلق سے اعلم ہونے پر اب ''تقویت الایمان'' کا ص ۳۱ ر ملاحظہ ہو جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا خواہ قبر میں خواہ آخرت میں ہو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا نہ دوسرے کا'' اور ''براہین قاطعہ' میں لکھا ہے'' اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں تو ظاہر ہو گیا کہ حقیقت میں عقیدہ یہ ہے اور ظاہر وہ کیا گیا جو التلبیسات میں ہے اس فریب و دجل کی داد دیجئے''۔ ''التلبیسات'' ص ۱۹ میں لکھا ہے کہ ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے بعض حضرات اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے'' اور ''براہین قاطعہ'' میں اسی خبیث نے شیطان لعین کے لئے وسعت علم ثابت کیا اور حضور کے حق میں اس کے ثبوت کا انکار کیا۔ یہاں جس

چیز کو کفر بتایا اس کے قائل خود آنجناب ہی ہیں۔ ''براہین قاطعہ'' ص ۴۷؍ میں لکھتے ہیں ''شیطان ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے ہر عاقل پر روشن ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ کیلئے یہ کہہ دیا کہ مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس نہیں پہونچ سکتا نہ مقرب فرشتہ نہ نبی رسول آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا تو اب عبارت ''براہین قاطعہ'' جو اس قائل کا حقیقی عقیدہ ہے اس کا کفری ہونا روشن اور خود اپنے قول سے مصنف ''براہین قاطعہ'' و مصدق (رشید احمد گنگوہی) دونوں کافر ہو گئے یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ منظور نعمانی نے فیصلہ کن مناظرہ میں جو بحث اس عبارت کے متعلق کی ہے محض باطل ہے کہ خود ''براہین قاطعہ'' کا مصنف عبارت ''براہین قاطعہ'' کو التلبیسات میں کفر بتا رہا ہے اور صاف لکھ رہا ہے کہ جو شخص کسی کو حضور علیہ السلام سے اعلم بتائے وہ کافر ہے اور یہیں سے منظور کی پیش کردہ عبارت :یجوز ان یکون غیر النبی فوق النبی الخ کا جواب ہو گیا اسی طرح ''التلبیسات'' ص ۲۴؍ میں ہے جو شخص نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعا کافر ہے اور ''حفظ الایمان'' ص ۷ و ۸ کی عبارت پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا (الی آخرہ) اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ ''حفظ الایمان'' کی عبارت مذکورہ صریح کفری ہے اور اگر منظور نعمانی اور حسین احمد ٹانڈوی کی اس عبارت سے متعلق تاویلوں کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو بات اور زیادہ واضح ہو جائے گی جس کا اب تک دیوبندی جواب نہ دے سکا نہ اعتراض کو اٹھا سکتا۔

''التلبیسات'' ص ۲۴؍ پر میلاد شریف کیلئے جو کچھ لکھا ہے اسے ملاحظہ کیجئے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ میلاد شریف کو اعلیٰ درجے کا مستحب بتایا اور اس کو بدعت سیاہ کہنے سے حاشا کہہ کر انکار کیا ہے یہ بڑا فریب ہے کہ ان کا عقیدہ وہ ہے جو ''فتاویٰ رشیدیہ'' جلد ا ص ۵۰ پر لکھا ہے

سوال مولود شریف اور عرس کہ جس میں کوئی بات خلاف نہ ہو جیسے شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں؟ اور شاہ صاحب واقعی مولود و عرس کرتے تھے یا نہیں؟ الجواب عقد مجلس اگرچہ اس میں امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام و تداعی اس میں بھی موجود ہے لہٰذا اس زمانہ میں درست نہیں اور جلد ۲ ص ۱۴۵ ار میں ہے مسئلہ محفل میلاد میں جس میں روایت صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے ؟ جواب ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے اسی فتاویٰ کے جلد ۳ ص ۱۴۵ ار میں ہے کہ کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی مولود اور عرس درست نہیں اب آپ خود عبارتیں ان کتابوں سے مطابق کرلیں اور بنظر انصاف دیکھیں کہ ان کے مذہب و عقائد میں کس قدر تضاد ہے کتابوں میں کس قدر تضاد ہے اور ظاہر ہے کہ پہلی کتابوں میں جو کچھ مذکور ہے وہی درحقیقت ان کا عقیدہ ہے اور التلبیسات میں جو کچھ لکھا ہے وہ براہ عیاری و مکاری ہے اب دوسرا انداز فریب ملاحظہ ہو کہ خود سوالات لکھے اور خود جوابات لکھے اپنے ہی گھر کے لوگوں کی تصدیقیں کرائیں جوابوں میں وہ فریب کاریاں کی جس کی قدرے جھلک اوپر مذکور ہوئی اب اس مجموعہ فریب کو لیکر حرمین طیبین گئے تاکہ وہاں کے علماء کو دھوکہ دیں اور ان سے کسی طرح تصدیق کرالیں تاکہ کہنے کو تو ہو جائے کہ حسام الحرمین میں علماء حرمین طیبین نے جن بدلگاموں پر کفر کا حکم دیا تھا انہوں نے ان کا اسلام تسلیم کرلیا مگر اللہ تعالیٰ ربانی علماء کا محافظ ہے مکاروں کا کید نہ چلا اور حرمین طیبین کے علماء اسلام کے تصدیقیں حاصل نہ ہوئیں تو غیروں کے نام سے تصدیقیں شائع کیں علماء نے اپنے اپنے الفاظ اور اپنی اپنی تصدیقیں واپس لے لیں تھیں انہیں مصدقین سے بتایا پھر اصل تصدیقات کو چھپایا مگر سنی مسلمان اور سنی علماء کرام اول نظر میں اس کے تلبیسات سے آگاہ ہو گئے اور المہند کو مردود قرار دے دیا لہٰذا اس کا حوالہ دینا اور اسکی باتوں کو صحیح جاننا باطل و فاسد خیال ہے اور حسام الحرمین کے مقابل

لانا محض جہالت ہے اگر المہند کی تلبیسات کو دیوبندی صحیح جانتے ہیں تو وہ مذکورہ بالا کتابوں کے
مضامین سے انکار کریں اور توبہ ورجوع کریں اور بالا علان پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں اور ان
کتابوں کو دریا برد کر دیں مگر شاید کوئی دیوبندی اس پر تیار نہ ہوگا کہ اللہ عزوجل نے ان کے دلوں پر
مہر کر دی ہے انکے لئے لا یعودون آچکا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ ہر طرح سے اپنے دام فریب میں
لانے کی سعی کرتے ہیں مگر توبہ رجوع نہیں کرتے ان پر حق واضح ہو چکا ہے اپنی تحریروں کے ذریعہ
''براہین قاطعہ''، ''تحذیر الناس''، ''حفظ الایمان'' کے کفریات تسلیم کر چکے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہوا
اور ان ظالموں نے علمائے اہل سنت کیلئے جو کچھ کہا ہے وہ اس سے بری ہیں اس دور میں جو نئے
کام ایجاد ہیں ان میں جو اصول شرع پر مکروہ و بدعت ہیں اسے ہم بدعت وحرام ومکروہ جانتے ہیں
اور جو جائز و مباح ہیں اسے جائز اور مباح کہتے ہیں، معمولات اہل سنت و جماعت پر اعتراض کرنا
کوئی تعجب خیز بات نہیں انہیں بدعت بتانا بھی تعجب نہیں ہے مگر اس باب میں بھی انکے اقوال الجھے
الٹے ہیں اور ان باتوں کا مکمل جواب ''رسائل علماء اہل سنت'' و جماعت میں مذکور ہیں دیوبندی ان
عقائد باطلہ کی ایجاد کر کے خود پکے بدعتی گمراہ و بدمذہب ہیں اور یہ بدعت کی اعلیٰ قسم ہے قرون اولیٰ
میں کسی کام کا نہ ہونا اسے بدعت نہیں بنا دیتا ہے جہالت دیوبندیوں کو لے ڈوبی ہے علماء اعلام نے
بدعت کی پانچ قسم گنائی ہیں ایک تمثیل ملاحظہ ہو زبان سے نیت کرنا بدعت ہے قرون اولیٰ میں نہ تھا
اور صحابہ و تابعین وائمہ دین تک اس کا ثبوت نہیں ملتا ہے اور اب فقہاء اسے مستحب فرماتے ہیں ابن
القیم نے زبان سے نیت کرنے میں ۱۱ر بدعتیں گنائی ہیں اس کیلئے کسی دیوبندی نے شور نہ مچایا اور
نہ رد کیا اس طرح صدہا امور وہ ہیں جو قرون اولیٰ میں نہ تھے اور اب بلانکیر معمول ہیں اور بعض وہ
ہیں جس پر دیوبندی بھی عامل ہیں تو ایسی باطل بات کہنے میں دجل وفریب کے سوا اور کوئی کارفرمائی
نہیں ہے یہ مختصر عرض ہے اسے دیکھیں اور غور کریں جہاں شبہ ہو دریافت کر سکتے ہیں یہ دور پر فتن

ہے وہابیوں اور دیوبندیوں کی کتابوں کے مطالعہ سے بچیں کہ شیطان کو وسوسہ ڈالنے میں دیر نہیں لگتی نسال الله العفو و العافية فی الدين والدنيا والآخرة والاستقامة علی الشريعة الطاهرة وما توفيقی الا بالله عليه توكلت و اليه انيب و صلى الله تعالىٰ علىٰ سيد الانبياء و على آله وصحبه وبارك وسلم.

کتبہ قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مرکزی دارالافتاء ۸۲ر سوداگران رضانگر بریلی شریف

۱۲ر ربیع النور ۱۴۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

ہمارے یہاں منبر مسجد میں امام صاحب امامت کرا رہے ہیں۔

۱:- جو اذان کے بعد صلاۃ پڑھتے ہیں جماعت سے دس منٹ پہلے۔

۲:- جس وقت تکبیر ہوتی ہے تو امام مصلے پر آکر بیٹھ جاتے ہیں اور انکا منہ شمال کی طرف ہوتا ہے اور پیٹھ جنوب کی طرف ہوتی ہے۔

۳:- اور حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح پر کھڑے ہوتے ہیں۔

۴:- دعا کے بعد کلمہ شریف کا بلند آواز سے حلقہ کرتے ہیں۔

المستفتی: محمد یٰسین، حاجی عبدالمجید وغیرہ

گاؤں بروڑہ ڈاکخانہ خاص سہارن پور یوپی

الجواب بعون الملک الوہاب - صلاۃ جائز و مستحسن ہے اسے فقہ میں تثویب کہتے ہیں یعنی مسلمانوں کو نماز کی اطلاع اذان سے دیکر پھر دوبارہ اطلاع دینا اور اس کے لئے کوئی خاص لفظ یا صیغہ مقرر نہیں بلکہ وہ شہروں کے عرف پر ہے جہاں جس طرح اطلاع مکرر رائج ہو وہی تثویب ہے

رقم زکوۃ کی نیت سے اسے دیدے اور اب وہ بعد قبضہ زید کو قرض کی رقم کو واپس دیدے تو اب قرض ادا ہو جائے گا اور زکوۃ بھی انکی ادا ہو جائے گی۔

کتبہ محمد ناظم علی قادری بارہ بنکوی — صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

مرکزی دار الافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف — قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

۲۴ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ

زید یہاں ایک مسجد میں امامت کرتا ہے اور اپنے آپ کو سرکار اعلیحضرت کا شیدائی کہتا ہے اور حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا ازہری صاحب قبلہ سے مرید بھی ہوا ہے اس کے باوجود ایک ایسے شخص کو اپنا استاد مانتا ہے جو دیوبندیوں وہابیوں کی تکفیر کا قائل نہیں اور امان اللہ پھلواروی کا مرید وخلیفہ بھی ہے، واضح ہو کہ امان اللہ پھلواروی وہی شخص ہے جو دیوبندیوں کی تکفیر نہیں کرتا تھا بلکہ ان کو مسلمان مانتا تھا اور علی الاعلان دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھتا تھا اور اپنے مریدوں کو بھی دیوبندیوں کی تکفیر سے روکتا تھا جیسا کہ اس کے مریدین اس بات کی گواہی دیتے ہیں اور اس کی خانقاہ سے چھپی ہوئی کتاب ''حیات محی الملۃ والدین وسوانح امان اللہ'' سے بھی اس کا عقیدہ ظاہر ہے جس کی بنا پر ۱۳ر محرم الحرام ۱۴۱۸ھ کو جناب ازہری صاحب قبلہ ودیگر علماء اہل سنت نے امان اللہ پھلواروی پر کفر کا فتویٰ جاری فرمایا جو فتویٰ ماہنامہ ''اعلیحضرت'' بریلی شریف شمارہ ماہ جنوری ۱۹۹۸ء میں شائع ہو چکا ہے''

ابھی چند ہی سال قبل یہاں دیوبندیوں کا ایک پیشوا وامیر عبدالرحمٰن گودنوی مر گیا تھا تو مذکورہ زید کا محبوب استاد اس کی نماز جنازہ پڑھائی تو زید بھی اپنے اس محبوب استاد کی اقتدا میں اس دیوبندی ناری کی نماز جنازہ پڑھی لہٰذا اب جاننا یہ ہے کہ زید شرعی قانون کے تحت سنی ہے کہ نہیں؟

اوراس کواپنا امام بنانا اوراس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) جولوگ زید کے مذکورہ احوال جانتے ہوئے اس کو اپنا امام بناتے ہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ان لوگوں پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۳) زید لاؤڈ اسپیکر پر جمعہ کی نماز پڑھاتا ہے لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنا کیسا ہے اور زید پر کیا حکم ہے

المستفتی: محمد آفتاب رضوی قادری

چھتر دھاری بازار چھپرہ بہار

الجواب :- دیوبندی عقیدے والے بسبب توہین اللہ و رسول (جل علاو ﷺ) کافر و مرتد بے دین ہیں اور ایسے کہ علمائے حرمین شریفین نے فرمایا: من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر جوان کے کفریات پر مطلع ہو کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی انہیں کی طرح ہے، اسکی نماز جنازہ پڑھنی پڑھانی حرام قطعی و گناہ شدید ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے: ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره انهم كفروا بالله و رسوله وما تواوهم فاسقون کبھی نماز نہ پڑھ ان کے کسی مردے پر نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو انہوں نے اللہ و رسول کے ساتھ کفر کیا اور مرتے دم تک بے حکم رہے۔ لہٰذا زید اور جن لوگوں نے ذیوبندی جانتے ہوئے اس کے جنازے کی نماز پڑھی اور اس کیلئے دعائے مغفرت کی وہ لوگ توبہ و استغفار کریں اور بعد توبہ تجدید ایمان بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح بھی کریں فی الحلیة نقلاً عن القرافی واقرہ الدعاء بالمغفرة للکافر کفر لطلبه تکذیب الله تعالیٰ فیما اخبربه جب اس کا حال درست ہو جائے زید جب تک توبہ صحیحہ نہ کرے اسے امام بنانا جائز نہیں اور جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھیں ان کا اعادہ کریں بعد توبہ صحیحہ جب اس کا حال درست ہو جائے تو اسے امام بنانا جائز جبکہ اور کوئی وجہ شرعی مانع امامت نہ ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) زید کو امام بنانا جائز نہیں ہے کہ اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی اور جو لوگ جانتے ہوئے اسے امام بنائیں وہ سب سخت گنہگار ہیں توبہ کریں اور کسی دوسرے سنی صحیح العقیدہ غیر فاسق کو امام بنائیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) کسی نماز کیلئے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہرگز ہرگز نہ چاہئے اور جو مقتدی محض لاؤڈ اسپیکر کی آواز سنکر رکوع وسجود کریں گے ان کی نماز ہی نہ ہوگی اور جو مقتدی خاص امام کی آواز سن کر رکوع وسجود کریں گے ان کی نماز ہو جائیگی یہی ہمارے اکابر علمائے اہلسنت کا فتویٰ ہے سرکار مفتی اعظم ہند نور اللہ مرقدہ وحضور محدث اعظم ہند حضور مجاہد ملت وغیرہ کا تاحین حیات اسی پر عمل بھی رہا زید پر لازم کہ لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ترک کرے اور توبہ کرے واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد ناظم علی قادری بارہ بنکوی　　　　صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

مرکزی درالافتاء ۸۲ رسوداگران بریلی شریف　　　　قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

۲۴ رجمادی الاولی ۱۴۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

مرنے والی روح ایک مہینہ تک اپنے گھر کا چکر لگاتی ہے اور یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ اسکے وارث کس طرح اس کے مال کا بٹوارہ کرتے ہیں اور اس کا قرض کس طرح چکاتے ہیں ایک مہینہ بعد سال بھر تک قبر کے آس پاس گھومتی رہتی ہے کہ دیکھیں کہ کون دعائے مغفرت کیلئے آتا ہے پھر اسکے بعد روحوں کی دنیا میں جالتی ہے۔

کیا یہ روایت صحیح ہے اور ایک مہینہ کی قید لگانا کہ اپنے گھر کا چکر لگاتی ہے اور ایک مہینہ بعد سال بھر کی قید کے اپنے قبر کے آس پاس گھومتی رہتی ہے جواب مرحمت فرمائیں تاکہ عوام الناس کی اصلاح ہو اور اسلامی تعلیمات سے واقف ہوں۔

حصولیابی کے لئے سعی کرنا روانہیں ہے اس پر فرض ہے کہ وہ اپنا قبضہ ختم کرے اور مقدمہ واپس لے اور اسے مسجد و مزار کے حق میں برقرار رہنے دے اور اس پر مسجد بنانا جائز ہے مسجد بنا سکتے ہیں وہ اس میں مخل نہ ہو اور توبہ کرے ہاں اگر وہ باز نہ آئے تو اسے ترک کرے اور مسلمان مسجد بنائیں مزید قانونی چارہ جوئی کریں اور قبضہ ختم کرائیں اور اگر اس مسجد میں نماز با جماعت ہو چکی ہے اگرچہ ایک ہی بار تو شرعاً وہ مسجد ہوگئی اسکو مسجد باقی رکھنا لازم ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ ناظم علی قادری بارہ بنکوی — صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

مرکزی دارالافتاء، ۸۲، سوداگران بریلی شریف — قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

۴/ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

سوال ۱- ڈاڑھی منڈے کو سلام کرنا منع ہے یہ امام صاحب کا کہنا ہے۔

۲- کسی محفل وغیرہ جیسے میلاد قرآن خوانی وغیرہ میں امام صاحب پہنچے امام صاحب سلام نہیں کرتے لوگوں نے پوچھا آپ سلام کیوں نہیں کرتے تو انہوں نے کہا میں ڈاڑھی منڈوں کو سلام نہیں کرتا کیوں کہ وہ فاسق ہیں۔

۳- فاسق کے گھر کا کھانا اور اجرت لینا امام صاحب کو کیسا ہے؟ مسلمان مسلمان کی زمین رہن رکھنا کٹاؤ یا پھراؤ کیسا ہے؟

۴- عید کی نماز کے لئے نو بجے کا وقت دیا امام صاحب نے، نماز عید پڑھائی گئی پونے گیارہ بجے وہ کیسا ہے؟

۵- بجلی جلاتے ہیں میٹر بند کر کے، چکی مشین، وغیرہ چلائی جاتی ہے گھر میں لائٹ بھی جلاتے ہیں یہ کیسا ہے؟

۶-حیض ونفاس والی عورت کا میت کے قریب جانا کیسا ہے؟

۷-کافر کا مسلمان کے جنازے میں شریک ہونا کیسا ہے آیا اس کو قبرستان میں جانے سے اور مٹی دینے سے روکا جائے یا نہیں؟

۸-مردے کے ساتھ قبرستان میں توشہ، میٹھے چاول، میٹھی روٹی، لڈو، اناج وغیرہ لیجانا کیسا ہے؟

۹-دیوبندی وہابی کے گھر کا کھانا پینا کیسا ہے؟

۱۰-وہابی، دیوبندی کے گھر شادی کرنا کیسا ہے؟

۱۱-لاؤڈ اسپیکر میں گاؤں یا شہر میں نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟

۱۲-لاؤڈ اسپیکر میں نماز فجر کے بعد سلام پڑھنا وہاں گھنی آبادی ہے کیسا ہے؟

الجواب:- داڑھی منڈانے والا فاسق معلن اور سخت گنہگار ہے ایسے کے لئے ابتدا بالسلام جائز نہیں ہے "غنیۃ" میں ہے: لو قدموا فاسقا یاثمون "درمختار" میں ہے: یکرہ السلام علی الفاسق لو معلنا واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲-آج کل باشرع داڑھی والے بہت کم ہیں اور داڑھی منڈانے والوں کی تعداد بہت نماز پڑھنے والے کم اور نماز نہ پڑھنے والوں کی تعداد بہت ہے اور حکم شرع یہی ہے کہ جو مرتکب حرام ہو تارک نماز ہو اسے سمجھائے وہ باز نہ آئے تو اس سے ترک تعلق کیا جائے امام کا فعل صحیح ہے اور لوگوں کا اعتراض غلط ہے جب تک امید ہو کہ وہ لوگ راہ راست پر آجائیں گے سمجھاتا رہے قطع تعلق نہ کرے اسکے یہاں کھا سکتا ہے اور اجرت بھی لے سکتا ہے مگر جب اس سے قطع تعلق مسلمان کر لیں تو اسکے یہاں نہ کھائے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳-گروی رکھنا جائز ہے مگر شئی مرہونہ سے نہ راہن فائدہ اٹھا سکتا ہے نہ مرتہن حدیث میں ہے: کل قرض جر منفعة فهو ربا اس شئی مرہونہ سے فائدہ حاصل کرنا حرام وسود ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴- اس نے تاخیر کیوں کی جو وقت مقرر کیا تھا اسی پر پڑھانا چاہئے تھا اگر کسی سبب سے تاخیر ہو گئی تو حرج نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵- چوری سے بجلی جلانا جائز نہیں ہے اور دیانت داری کے بھی خلاف ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶- جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷- کفار کو جنازہ میں شریک ہونے کی کیا ضرورت؟ مسلمان کفن دفن کریں واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸- میت کی جانب سے صدقہ ایصال ثواب کرنا چاہئے اور قبرستان میں یہ سب لیجانا فضول ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۹- وہابی دیوبندی بدمذہب کے گھر کھانا جائز نہیں ہے حدیث میں ہے: ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰- ناجائز ہے اس سے نکاح نہ ہوگا حدیث میں ہے: ولا تناکحوھم واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱- لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کسی نماز کے لئے ہرگز نہ چاہئے خواہ وہ جگہ شہر ہو یا دیہات اور جو لوگ محض لاؤڈ اسپیکر کی آواز سنکر رکوع وسجود کریں گے ان کی نماز ہی نہ ہوگی اور جو لوگ خاص امام کی آواز سنکر رکوع وسجود کریں گے انکی نماز ہو جائیگی یا انکی خاص آواز سننے والے مقتدیوں کو دیکھ کر رکوع وسجود کریں گے انکی بھی نماز ہو جائیگی واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲- لاؤڈ اسپیکر پر صلاۃ وسلام پڑھنا جائز ہے خواہ بعد نماز فجر ہو یا کسی اور جگہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد ناظم علی قادری بارہ بنکوی — صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

مرکزی دارالافتاء ۸۲ رسوداگران بریلی شریف — قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

۲۰ رذیقعدہ ۱۴۱۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

سوال نمبر ۱/ زید نے اپنی لڑکی کا نکاح دیوبند سے کیا نکاح پڑھانے والے امام کو پتہ نہیں بعد میں تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ وہ شخص دیوبندی فرقہ سے تعلق رکھتا تھا ایسی صورت میں نکاح جائز ہوا یا نہیں براہ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عطا فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

سوال نمبر ۲/ زید نے کہا کہ صلاۃ حضور ﷺ کے زمانے میں ہوا کرتی تھی اب لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ سو جایا کرتے تھے انکے جاگنے کے لئے صلاۃ پڑھی جاتی تھی اب کیوں پڑھی جاتی ہے؟ وضاحت کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں آپ کی نوازش ہوگی۔

سوال نمبر ۳/ زید جان بوجھ کر اپنی لڑکی کا نکاح کسی دیوبندی کے لڑکے سے کر دیا ایسی صورت میں زید سے تعلق رکھا جائے یا نہیں؟

الراقم: محمد کرامت علی خاں
شیتم کھیڑے ضلع بریلی شریف

الجواب:- دیوبندی بدعقیدہ اور بسبب توہین اللہ ورسول جل جلالہ و ﷺ کافر مرتد بے دین ہیں یہاں تک کہ علمائے حرمین شریفین نے فرمایا: من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جوان کے کفریات پر مطلع ہوکر ان کے کفر عذاب میں شک کرے وہ بھی انہیں کی طرح ہے اور دربارۂ مرتد ومرتدہ حکم شرع یہی ہے کہ ان کا نکاح کسی سے جائز نہیں ہے "فتاویٰ عالمگیری" میں ہے: لا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ و کذلک لا یجوز نکاح المرتدۃ مع احد لہٰذا صورت مسئولہ میں ہے زید کی لڑکی کا نکاح نہ ہوا وہ فوراً اس سے علیحدہ ہو جائے توبہ کرے اور اگر واقعی امام نے لاعلمی میں نکاح پڑھایا تو اس پر الزام نہیں ہاں جو لوگ جانتے ہوئے اس نام کے نکاح میں شریک ومعاون ہوئے وہ سب سخت گنہگار حرام کار ہیں ان پر بھی توبہ

لازم ہے توبہ کریں تاوقتیکہ سب لوگ توبہ نہ کریں مسلمان ان سے ترک تعلق کرے قال اللہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظّٰلمین بعد توبۂ صحیحہ تعلقات قائم کرے اور جو لوگ لاعلمی میں شریک و معاون ہوئے ان پر الزام نہیں ہے لڑکی اس سے علیحدہ ہو جائے البتہ قانونی گرفت سے بچنے کے لئے کچہری سے آزادی حاصل کر لے تاکہ بعد میں وہ پریشان نہ کر سکے کہ اگرچہ کچہری کی آزادی شرعاً کچھ نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲:-صلاۃ جائز ہے فقہ میں اسے تثویب کہتے ہیں جو جائز ہے "مختصر الوقایہ" میں ہے: التثویب حسن فی کل صلاۃ "درمختار" میں ہے: یثوب فی الکل للکل بما تعارفوہ الا فی المغرب اسی میں ہے: التسلیم بعد الاذان حدث فی ربیع الآخر سنۃ سبعماۃ واحدی و ثمانین فی عشاء لیلۃ الاثنین ثم یوم الجمعۃ ثم بعد عشر سنین حدث فی الکل الا المغرب ثم فیھا مرتین وھو بدعۃ حسنۃ لوگوں کا کہنا غلط ہے صلاۃ بند نہ کی جائے تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ دوم دیکھیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳:-زید نے غلط کیا اس کی لڑکی کا نکاح دیو بندی سے نہ ہوا زید سخت گنہگار حرام کار ہے اس پر توبہ فرض ہے توبہ کرے اور اپنی لڑکی کو اس سے علیحدہ کرنے کی سعی کرے اور وہ علیحدہ ہو جائے توبہ کرے تاوقتیکہ وہ توبہ صحیحہ نہ کرے مسلمان اس سے ترک تعلق کریں بعد توبہ صحیحہ شامل کریں واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد ناظم علی قادری بارہ بنکوی — صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف — قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

۲۳ جمادی الاولی ۱۴۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

سوال نمبر ۱: ابھی چند ماہ قبل دو مقام پر نکاح خوانی تھی جس میں عرب کے شاہ مسجد کے خطیب امام کو

نکاح پڑھانے کے لئے کہا گیا مگر مسجد کے امام نکاح پڑھانے نہیں گئے لڑکی والے دیوبندی مسجد سے اپنا تعلق رکھتے ہیں وہیں جاکر نماز پڑھاتے ہیں یہاں تک کہ نماز جنازہ وغیرہ مگر لوگ جامع مسجد کے امام وخطیب نے جو سنی ہیں دونوں جگہ نکاح پڑھایا سنی امام سے یہ لوگ اس لئے نکاح پڑھانا چاہ رہے تھے کہ لڑکے والے جہاں سے برات آئی تھی سنی تھے اور اس لئے مجبوراً لڑکی والے سنی امام سے نکاح پڑھانا چاہ رہے تھے لوگ امام کا وہاں جاکر نکاح پڑھانا کیسا ہے؟ مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

سوال نمبر ۲ر مسجد کا موذن اذان پنجگانہ کے علاوہ بعض وقت نماز بھی پڑھاتا ہے مگر موذن صحیح نہیں پڑھاتا یہاں تک کہ دونوں کے پاؤں کی حالت سجدہ میں تین انگلیاں بھی نہیں لگاتا ہے بتانے پر بھی عمل نہیں کرتا ہے آج تک اسی حالت میں جتنی نمازیں پڑھایا وہ نمازیں ہوئی یا نہیں اور جو لوگوں کا پڑھایا آج بھی پڑھ رہے ہیں ان سب کی بھی نمازیں ہوئیں یا نہیں؟

سوال نمبر ۳ر جسکا شراب پینا ظاہر ہو وہ اگر قرآن خوانی میلاد خوانی کھانے کی دعوت کرے اس کے یہاں جانا کیسا ہے؟ جو لوگ جانتے ہوئے اس کے یہاں میلاد کریں دعوت کھائیں ان کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔صورت مسئولہ میں اگر واقعی لڑکی والے دیوبندی عقائد کے سبب دیوبندی کے پیچھے ان کی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ بھی انہیں کی طرح مرتد بے دین ہیں اور لڑکی جب دیوبندیہ ہے تو اس کا نکاح پڑھانا ضرور حرام وگناہ ہے کہ مرتد ومرتدہ کا نکاح ہی نہیں ہے وہ اگرچہ اپنے ہم مذہب سے بھی کرے جب بھی نکاح نہ ہوگا بلکہ عالم میں نکاح نہ ہوگا بسوط امام شمس الائمہ سرخی پھر ''فتاویٰ عالمگیری'' میں ہے: لا یجوز للمرتدان یتزوج مرتدة ولا مسلمة ولا کافرة اصلیة و کذلک لایجوز نکاح المرتدة مع احد لہٰذا جانتے ہوئے جس امام نے پڑھایا یا وہ ضرور سخت گنہگار حرام کار ہے اور جو لوگ جانتے ہوئے اس نام کے نکاح میں شریک

ومعاون ہوئے وہ سب بھی سخت گنہگار ٹھہرے سب پر توبہ لازم ہے توبہ کریں اور امام جب تک توبہ
نہ کرے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی یعنی پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب ہے
بعد توبہ صحیحہ اس کے پیچھے نماز جائز ہے جب کہ اور کوئی وجہ شرعی مانع امامت نہ ہو اور یہ نکاح نہ ہوا
وہ لڑکا اس دیوبندیہ سے علیحدہ ہو جائے ہاں اگر وہ اپنے عقائد کفریہ باطلہ سے توبہ صحیحہ کرکے تجدید
ایمان کرے تو بعد توبہ تجدید ایمان اس لڑکے سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲:- جو صحیح القراۃ نہ ہو وہ لائق امامت نہیں ہے اور سجدہ میں پاؤں کی تین تین انگلیاں لگنا واجب
ہیں اگر نہیں لگیں گی تو نماز واجب الاعادہ ہوگی جتنی نمازیں اس طرح پڑھیں کہ انگلیاں نہیں لگیں تو
ان نمازوں کا اعادہ واجب ہے اور ایسے کو امام نہ بنائیں کہ امام کا صحیح القرات ہونا بھی شرط ہے اور
اذان دینے والا بھی صحیح تلفظ ادا کرکے اذان دے اگر اذان صحیح نہ ہو تو دوسرے صحیح خواں سے
پڑھوائے اور وہ اپنے مخارج صحیح کرلے کہ نماز اس کی صحیح طور سے ادا ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳:- اس کے یہاں کھانا نہ کھائے دعوت وغیرہ میں نہ جائے ہاں میلاد پڑھ سکتے ہیں اور زجراً میلاد
سے منع بھی کر سکتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد ناظم علی قادری بارہ بنکوی — صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف — قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی
۲۲ ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

سوال نمبر ۱: بیس لوگوں نے ملکر کمیٹی ڈالی اب جس کو زیادہ ضرورت ہوتی ہے تو وہ گھاٹے میں کمیٹی سے
رقم اٹھا لیتا ہے جو فائدہ پہونچتا ہے اس کو بیسوں آدمی تقسیم کر لیتے ہیں اسی طرح سے یہ سلسلہ آخر
تک چلتا ہے آخر میں بولی نہیں لگتی ہے بلکہ اس اوپر گھاٹہ باندھ دیا جاتا ہے اس کمیٹی والوں میں کسی کو

فائدہ زیادہ ہوتا ہے کچھ کو کم کیا یہ کمیٹی ڈالنا حرام تو نہیں ہے شریعت کے حکم سے آگاہ فرمائیں۔

سوال نمبر۲/ اکثر دیہاتوں میں جمعہ کے دو فرض پڑھا کر اسی وقت ظہر کے چار فرض پڑھا جاتا ہے کیا یہ ایسا کرنا درست ہے شریعت کی رو سے آگاہ فرمائیں۔

سوال نمبر۳/ کیا سنت میں واجب چھوٹ جانے پر سجدہ سہو لازم ہوتا ہے اگر سجدہ سہو نہ کیا تو نماز میں کوئی قباحت تو نہیں۔

سوال نمبر۴/ امام نماز پڑھا کر مصلے کا کونہ لوٹ دیتے ہیں یہ لوٹنا کیسا ہے؟

سوال نمبر۵/ صاحب ترتیب والے کی نماز عصر قضا ہو گئی مغرب میں اتنا وقت ہے نہیں جو نماز عصر کی قضا پڑھے اب زید مغرب کی جماعت میں شریک ہو یا پہلے نماز عصر قضا پڑھکر جماعت میں شریک ہو اس حالت میں زید کیا کرے؟

سوال نمبر۶/ وہابیوں کی مسجد میں نماز پڑھنے میں کوئی قباحت تو نہیں ہے؟

سوال نمبر۷/ کافر کی زمین گروی دو سال کیلئے دس ہزار پر رکھی اب دو سال پورے ہونے پر کافر سے دس ہزار روپیہ لے کر اس کی زمین دینا درست ہے؟ شریعت کے حکم سے آگاہ فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

المستفتی: محمد فرید رضوی، امام وخطیب مسجد چاچیٹ

الجواب :۔ صورت مسئولہ میں یہ طریقہ جائز نہیں ہے اور یہ بھی سود ہی کی طرح ہے اور اسے منافع کہہ کر لینا آپس میں تقسیم کر لینا ناجائز و گناہ سود ہے وہ لوگ توبہ کریں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) جمعہ کی فرضیت کیلئے مصر ہونا شرط ہے "درمختار" میں ہے: لان المصر شرط الصحۃ لہٰذا جو جگہ گاؤں دیہات ہے وہاں ظہر ہی فرض ہے وہاں کیلئے یہی حکم ہے کہ اگر پہلے سے جمعہ ہوتا آیا ہے تو بند نہ کیا جائے اور بعد میں چار فرض با جماعت ادا کریں ظہر نہیں پڑھیں گے تو فرض ظہر ذمہ سے ساقط نہ ہوگا اور سخت گنہ گار ہوں گے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) سنت ہو یا فرض کسی نماز میں سہو واجب ترک ہو جانے سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے اگر سجدہ سہو نہ کیا تو نماز کا اعادہ واجب ہے دوبارہ نماز پڑھیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) حضور ﷺ فرماتے ہیں: الشاطین یستعملون ثیا بکم فاذا نزع احد کم ثوبه فلیطوه حتی ترجع الیها انفاسها فان الشیطان تمہارے کپڑے اپنے استعمال میں لاتے ہیں تو کپڑا اتار کرتہ کر دیا کرو پھر کہ اس کا دم راست ہو جائے کہ شیطان تہ کئے کپڑے کو نہیں پہنتا ابن ابی الدنیا نے قیس ابن ابی حازم سے روایت کی: قال ما من فراش یکون مفرو شالا ینام علیه احد الانام علیه الشیطان جہاں کوئی بچھونا بچھا ہو جس پر کوئی سوتا نہ ہو اس پر شیطان سوتا ہے ان دونوں حدیثوں سے اسکی اصل نکل سکتی ہے اور پورا مصلی لپیٹ دینا بہتر ہے کمافی فتاویٰ الرضویہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) صاحب ترتیب پہلے قضا پڑھے اس کے بعد مغرب کی نماز میں شریک ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶) وہابیوں دیوبندیوں کی بنائی ہوئی مسجد مسجد نہیں اس میں نماز نہ پڑھیں ہاں سنیوں کی بنائی ہوئی مسجد جس پر اگر وہ ناجائز قبضہ کرلیں یا کئے ہوں تو وہ مسجد ہی ہے اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں مگر دیوبندیوں کے پیچھے ہرگز نہ پڑھیں کہ ان کے پیچھے نماز باطل ہے اور پڑھنے کا گناہ سر پر ہوگا اپنی نماز علیحدہ پڑھیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) روپیہ لیکر اس کی زمین واپس کر دیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم	کتبہ محمد ناظم علی قادری بارہ بنکوی
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی	مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف

۱۸/ ذیقعدہ ۱۴۲۰ھ

عورت بھی بعد عدت زید کے بڑے بھائی سے نکاح کر سکتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۰) وہابی پر بوجوہ کثیرہ لزوم کفر ہے اور مسلمان مقلدین کو مشرک اور تقلید کو شرک کہتا ہے اور اجماع و قیاس جو ادلۂ شرعیہ میں سے ہیں ان کا انکار کرتا ہے اور اللہ عزوجل وانبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی شان اقدس میں گستاخی کر کے کافر ہو گیا اور جانوروں سے بدتر اور اللہ کی مخلوق میں سب سے شریر اور مستحق جہنم ہیں انکی اقتداء میں کوئی نماز جائز نہیں ہے "فتح القدیر" میں ہے: ان الصلاۃ خلف اہل الاھواء لا تجوز اور ان کی اقتداء میں پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ فرض ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۱) جوان عورتوں سے خدمت لینا جائز نہیں ہے اور ان سے خلوت حرام ہے اور اس کے ہاتھ کو ہاتھ پر رکھ کر مرید کرنا جائز نہیں زید کا خط کشیدہ قول صحیح نہیں ہے شریعت پر عمل کر کے طریقت کی منزل تک پہونچ سکتا ہے عالم دین کے سمجھانے پر اس کو گمراہ کہنا اشد حرام بدانجام ہے اس پر توبہ و استغفار لازم ہے اور ایسا آدمی فاسق معلن ہے اس سے بیعت جائز نہیں ہے ہاں جو جامع شریعت وطریقت پیر ہیں ان سے مرید ہوں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۲) ہر مسلمان پر رزق حلال طلب کرنا واجب ہے حدیث میں ہے: طلب الحلال واجب علی کل مسلم ان لوگوں پر توبہ لازم ہے کہ صدق دل سے توبہ واستغفار کریں اور رزق حلال تلاش کریں زرحرام سے خریدی ہوئی شئی کیلئے یہ حکم ہے کہ عقد ونقد مال حرام پر جمع نہ ہوئے تو وہ خریدی ہوئی شئی حرام نہیں ہے بلکہ حلال ہے اور اگر عقد ونقد مال حرام پر جمع ہوئے تو خریدی ہوئی چیز بھی حرام ہے ھکذا فی الفتاویٰ الرضویۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۳) ساتواں دن مستحب ہے اگر ساتواں دن عقیقہ نہ کر سکے تو جب چاہے عقیقہ کر سکتا ہے اور قربانی بھی اس بچہ کی طرف سے نفل ہوگی اور قربانی کے جانور میں عقیقہ کر سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۴) اگر تین ماہ دس دن میں تین حیض پورے ہو گئے تھے تو نکاح صحیح ہے اور تین حیض پورے نہیں

میں ہے: لا یجوز نسبة کبیرة الیٰ مسلم من غیر تحقیق اگر عورت اسے اپنا شوہر بتاتی ہے تو کسی کو اعتراض کی ہرگز گنجائش نہیں بلکہ انکا صرف یہ باہمی اقرار ہی ثبوت نکاح کے لئے کافی ہے اگر چہ کوئی گواہ گواہی نہ دے "ردالمحتار" میں ہے: صرحوا ان النکاح یثبت بالتصادق پھر انکا باہم زن وشوہر کی طرح رہنا دوسرا مثبت نکاح ہے یہاں تک کہ جتنے لوگ اس حال سے واقف ہیں سب کو انکے زوج وزوجہ ہونے پر گواہی دینا جائز ہے "ہدایہ" میں ہے: حل لہ ان یشھد اذا رأی رجلاً و امراة یسکنان بیتاً و ینبسط کل واحد منھما الیٰ الآخر انبساط الازواج ملخصاً پھر یہ ہے کہ ایک گواہ موجود ہے لہذا ایسا شخص سخت گنہگار ہے اور اسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی یعنی پڑھنی گناہ پھیرنی واجب واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد مظفر حسین قادری رضوی — صح الجواب والمولیٰ تعالیٰ اعلم

مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف — قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

۳۰ رشعبان المعظم ۱۴۱۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ایک امام کے پاس ۱۳ رسالہ لڑکا اپنی غریبی ومفلسی بتا کر رہ رہا تھا جیسا کہ اور مدرسوں سے معلوم ہوا کہ وہ بدچلن لڑکا تھا چند دنوں رہنے کے بعد اس لڑکے نے امام کے پاس سے ہٹ کر کسی دیوبندی امام کے پاس پناہ لیکر سابقہ امام جہاں پہلے رہتا تھا، اغلام بازی کا الزام لگایا۔ مقتدیوں نے اس لڑکے کو ممبر پر چڑھا کر پوچھا کہ تم قسم کھاؤ گے تو اس نے جواب دیا کہ میں قسم کھاؤں گا حتی کہ قسم بھی کھالیا امام سے بھی مقتدیوں نے اسی طرح پوچھا تو امام نے بھی اللہ ورسول کو حاضر وناظر سمجھ کر کہا کہ میں بھی ممبر پر ہوں اور میں نے اس لڑکے کے ساتھ کوئی غلط حرکت نہیں کی ہے، کچھ اماموں نے بھی کہا کہ یہ لڑکا بہت غلط اور بدچلن ہے اور غلط الزام لگاتا ہے کچھ لوگ اس امام کے

پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور کچھ لوگ نہیں پڑھتے، اب اس سلسلہ میں حکم شریعت کیا ہے؟ جبکہ امام سنی صحیح العقیدہ ہے تو لوگ اس امام کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہیں؟

(۲) ایک امام دیوبندی سنی بن کر امامت کرتا رہا آگرہ کے علماء اور اماموں نے اسکی چھان بین کی تو پتہ چلا کہ وہ دیوبندی ہے تو جن لوگوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھی وہ ہوئی کہ نہیں؟ کچھ لوگ اس امام کی خوب تعریف وتائید کرتے ہیں اور اس کی امامت کے بھی خواہاں ہیں۔

اب اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں قرآن وحدیث کے روشنی میں جواب عنایت فرمائیں بہت مہربانی ہوگی

المستفتی: بابو بھائی سلیم بھائی، جمن بھائی

عالم گنج سہ پرہ چودھری کبیر خاں کی مسجد وہانہ آگرہ

الجواب:- بے ثبوت شرعی کسی مسلمان کی طرف کسی گناہ کبیرہ کی نسبت کرنا ناجائز وحرام ہے ''احیاء العلوم وشرح فقہ اکبر'' میں ہے: لا یجوز نسبۃ کبیرۃ الی مسلم من غیر تحقیق اور اغلام بازی کے ثبوت کیلئے دو مرد لائق شہادت کی شہادت درکار ہے محض اس لڑکے کے کہنے سے اس کا ثبوت نہ ہوگا اور نہ اس لڑکے کی قسم کا اعتبار ہے جب وہ لڑکا مدعی ہے تو ثبوت شرعی پیش کرے اور مدعی علیہ پر قسم ہے حدیث میں ہے: البنیۃ علی المدعی والیمین علی من انکر جب امام نے قسم کھا کر کہہ دیا ہے تو وہ بری ہوگئے اور اس امام کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے اور آئندہ سے کسی امرد کو اپنے کمرہ میں نہ سونے دے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) اگر واقعی وہ امام دیوبندی عقیدہ رکھتا ہے اور تقیہ بازی سے کام لیتا ہے تو اس کی اقتدا میں نماز ناجائز وباطل محض ہے کہ دیوبندی کی نماز نماز نہیں ہے ''فتح القدیر'' وغیرہ میں ہے: ان الصلاۃ خلف اھل الاھواء لا تجوز اور اس کی اقتدا میں پڑھی نمازوں کا اعادہ فرض ہے اور جو لوگ تائید کرتے

ہیں وہ لوگ گنہ گار ہیں وہ لوگ توبہ کریں اور تائید کرنے سے باز آئیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد مظفر حسین قادری رضوی　　　صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

مرکزی دارالافتاء ۸۲ رسوداگران بریلی شریف　قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

۱۷ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) زید کا کہنا ہے کی دین کی باتیں عورتوں تک اجتماع کی صورت میں پہونچایا جاتا ہے جس میں پردہ کا خاص اہتمام ہوتا ہے اور آواز کو مکمل طریقے سے سننے کیلئے مائک کا انتظام ہوتا ہے اور آواز باہر بھی سنائی پڑتی ہے جس سے مرد کو بھی سننے کا موقع ملتا ہے تو ایسی صورت میں بہتوں کا اعتراض ہے کہ ناجائز ہے لیکن زید کا کہنا ہے کہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو عورتوں تک دین کی باتیں کیسے پہونچے گی ناجائز کی صورت میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ دین کی بات بتانے والے پر یا حکم دینے والے پر؟

(۲) زید کا کہنا ہے کی ان عورتوں پر اعتراض کیوں نہیں ہوتا جو بے پردگی کے ساتھ بازار، سنیما، اسکول اور سڑکوں پر جایا کرتی ہیں؟

(۳) زید کا یہ بھی کہنا ہے کی عورتوں کہ اجتماع ہونے پر گارجین بات کو سمجھ لیتا ہے اور دینی تعلیم دلانے کا جذبہ ہوتا ہے اور دینی تعلیم دلانے کیلئے مدرسۃ البنات میں داخلہ کرانے کو تیار ہوئے ہیں۔

(۴) زید کا کہنا ہے کی ہمارے مذہب اہل سنت والجماعت کو ورغلانے کیلئے بدمذہب کی خواتین تبلیغ کی صورت میں گھروں میں جاکر اجتماع کراکر تبلیغ کرتی ہیں اور انکی بات کو سمجھ کر ان کی اصول میں آجاتی ہے اسی لئے زید کا کہنا ہے کہ عورتوں کو اکٹھا کراکر مائک لگا کر تبلیغ کراتے ہیں تاکہ مذہب اہل سنت کی خواتین دین کی جانب راغب ہو جائے تاکہ بدمذہب کی فریب کاری سے بچ جائے اور دین کی بات سن کر گھروں میں دینی ماحول پیدا کرے؟ اور سنیت برقرار رہے۔

زید وہابی عقیدہ اور اذان خطبہ داخل مسجد ایک ہاتھ کے فاصلے پر ہی دلاتا ہے، اس پر عوام نے سنیوں کو آگاہ کیا کہ داخل مسجد اذان خطبہ خلاف سنت ہے اذان خطبہ خارج مسجد دی جائے اور وہابی کو تقریر کرنے نہ دی جائے جو درود پاک کے الفاظ صحیح نہیں ادا کرتا ہے۔

(۲) دوسری جمعہ کے دن زید نے تقریر شروع کی اور یہ الفاظ نکالے لوگ کہتے ہیں کہ یہ غلط تقریر کرتا ہے میں کیا غلط کہتا ہوں آج برسوں کے بعد یہ نیا معاملہ اٹھتا ہے کہ اذان خطبہ خارج مسجد ہو اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ حضور نے ہمیشہ اذان خطبہ اندر ہی دلاتے رہے صرف ایک بار باہر دلایا اس پر اصرار کیا جاتا ہے کہ نہیں باہر ہی اذان دی جائے خطیب کے سامنے، حضور نے ایک بار کھڑے ہو کر پیشاب کیا تو کیا میں بھی کھڑے ہو کر پیشاب کرتا رہوں۔

(۲) بعد نماز عمرو نے عوام کو روکا اور اسے ثبوت مانگا دلیل دکھاؤ تو جھٹ بول پڑا کہ دلیل تو نہیں مفتی صاحب کانپور گئے ہیں اس پر عمرو نے عوام کو ''فتاویٰ مصطفویہ'' دکھایا کہ حضور مفتی اعظم کا مکمل بہت ہے اور دعویٰ بھی حضور کا ہے کہ کوئی بھی اندر کی اذان کا دعویٰ نہیں پیش کرسکتا۔

(۳) اس پر عمرو نے اس وہابی کو بھرے مجمع میں توبہ کیلئے حکم دیا کہ تو نے ضرور ضرور حضور اقدس ﷺ کی تنقیص کی ہے جب اس نے توبہ سے انکار کیا تو عمرو نے اسے اور اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی وغیرہ کو کافر و مرتد کہہ کے ذلیل کیا اور تین جمعہ کے بعد سنت کے موافق! اذان خطبہ خارج مسجد ہوا اور سنیوں کو بہکانے کیلئے ابھی تک دیوبندیوں کا سلسلہ جاری ہے مگر فقیر کی کوشش بھی جاری ہے کہ وہابیوں کا مکروہ چہرہ سنی عوام کو دکھایا جائے خدا اور اس کے رسول کے سہارے بفیض سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت احمد رضا قادری، بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ الشاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

المستفتی: فقیر محمد مہندی حسن ازہری القادری

الجواب :- وہابیوں پر بوجوہ کثیرہ لزوم کفر ہے یہ سارا فرقہ تقلید کو شرک اور مسلمان مقلدین کو
مشرک کہتا ہے اور یہ کلمۂ کفر ہے اجماع وقیاس جوادلہ شرعیہ میں سے ہیں ان کا منکر ہے توسل کو
شرک کہتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اور جو ان کے عقائد کا مخالف ہے انہیں مشرک کہتا ہے
اور وہابیوں کی اقتدا میں نماز باطل محض ہے کہ انکی نماز نماز نہیں فتح القدیر میں ہے: ان الصلاۃ
خلف اھل الاھواء لا تجوز اور اس کی اقتداء میں پڑھی ہوئی نمازوں کا پھر سے پڑھنا فرض
ہے اور زید کا قول غلط باطل ہے اس نے جھوٹ بولا ہے اذان ثانی حضور اقدس ﷺ و خلفائے
راشدین کے مقدس زمانہ میں خارج مسجد دروازے پر ہوتی تھی: یایھا الذین امنوا اذا نودی
للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ کے تحت ''تفسیر صاوی و تفسیر کبیر'' میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ
تعالیٰ عنہ موذن رسول اللہ ﷺ دروازے پر اذان دیتے تھے: یوذن بلال علی باب
المسجد فتاویٰ قاضی خاں و فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ خلاصہ میں ہے: لا یوذن فی المسجد
مسجد میں اذان نہ دی جائے اور مسجد کے اندر اذان دینے کو فقہاء کرام مکروہ و ممنوع فرماتے ہیں:
یکرہ الاذان فی المسجد اور زید کا خط کشیدہ جملے سخت نازیبا اور کفری ہیں اس سے حضور کی
توہین مترشح ہے اور حضور کی توہین کفر ہے زید پر فرض ہے کہ صدق دل سے توبہ واستغفار کرے بعد
توبہ صحیحہ تجدید ایمان کرے اور اگر بیوی رکھتا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے اور جب تک زید حکم مذکور
پر عمل نہ کرے ہر واقف حال مسلمان پر لازم ہے کہ اس سے ترک تعلق کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین ہاں جب حکم مذکور پر عمل کرے اور وہابیت
ترک کرے اور اس سے بیزاری کا اظہار کرے تو تعلقات جائز ہونگے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) وہ ہرگز ہرگز صحیح دلیل قابل قبول پیش نہیں کر سکتا ہے کہ اذان ثانی خارج مسجد امام کے سامنے دینا
سنت ہے اور اس کا خلاف مکروہ ہے مزید تفصیل ''فتاویٰ رضویہ'' جلد دوم میں دیکھیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) وہابی تقیہ باز ہوتا ہے اس کے مکروفریب میں نہ آئیں بعد توبہ تجدید ایمان وغیرہ حسام الحرمین میں تصدیق کرائیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) وہابی توسل کو شرک کہتا ہے اولیاء اللہ وانبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے مدد مانگنا جائز ہے جبکہ اس کا عقیدہ یہ ہو کہ حقیقی امداد تو رب تعالیٰ کی ہی ہے یہ حضرات اس کے مظہر ہیں اور مسلمان کا یہی عقیدہ ہوتا ہے کوئی جاہل کسی ولی کو خدا نہیں سمجھتا اور غیر اللہ سے مانگنا شرک نہیں ہے ورنہ کوئی بھی شرک سے نہیں بچے گا کوئی ماں اور بیوی سے کھانا مانگتا ہے، کوئی دوکاندار سے کپڑا مانگتا ہے ،امام وموذن مسجد متولی سے اپنا وظیفہ مانگتا ہے مدرسین اپنی تنخواہ کا مطالبہ کرتے ہیں، حضرت ربیعہ ابن کعب نے حضور اقدس ﷺ سے جنت میں مرافقت مانگا دیکھو مشکوٰۃ شریف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس ﷺ سے مانگا ہے: یا اکرم الثقلین یا کنز الوری، بدالی بجودک و ارضنی برضاک ،وانا طامع بالجود منک لم یکن لابی حنیفة فی الانام سواک اے موجودات سے اکرم اور نعمت الٰہی کے خزانے جو اللہ نے آپکو دیا ہے مجھے بھی دیجئے اور اللہ نے آپ کو راضی کیا ہے مجھے راضی فرمایئے میں آپ کی سخاوت کا امیدوار ہوں آپ کے سوا ابوحنیفہ کا خلقت میں کوئی نہیں اس میں حضور سے صریح مدد لی گئی ہے اور حضرت امام شافعی حضرت ابوحنیفہ کی قبر قبولیت دعا کیلئے تریاق مانتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد مظفر حسین قادری رضوی

مرکزی دارالافتاء ۸۲ ر سوداگران بریلی شریف

ا رمحرم الحرام ۱۴۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے عمرو کے خلاف محکمۂ پولس میں جھوٹی رپورٹ درج کروائی جس کی بناء پر محکمۂ

(۲) تراویح اور کسوف و استسقاء کے سوا تمام نفل نمازیں فرداً فرداً پڑھنے کا حکم ہے، جماعت بھی جائز ہے جبکہ بلاتداعی ہو ورنہ مکروہ لیکن جماعت کی کثرت وقلت میں مشائخ کرام کا اختلاف ہے تاہم مذہب مختار یہ ہے کہ امام کے سوا دو تین مقتدی ہوں تو بالاتفاق جائز اور چار میں اختلاف لیکن اصح یہی ہے کہ مکروہ "فتاویٰ خلاصہ" جلد اول ص ۱۱۰ / پر ہے: اصل هذا ان التطوع بالجماعة اذا كان على سبيل التداعي يكره في الاصل للصدر الشهيد اما اذا صلى بجماعة بغير اذان و اقامة في ناحية المسجد لا يكره وقال شمس الائمة الحلواني رحمه الله تعالىٰ ان كان سوى الامام ثلثة لايكره بالاتفاق وفي الاربع اختلف المشائخ والاصح يكره واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) آغاخانیوں کے وہی عقائد ہیں جو فی زماننا رافضیوں کے ہیں بلکہ یہ انہیں کی ایک قسم ہیں اور ان کے احکام وہی ہیں جو رافضیوں، وہابیوں، دیوبندیوں، قادیانیوں، تبلیغیوں، غیر مقلدوں اور دیگر بدمذہبوں کے ہیں یعنی ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا کوئی بھی سلوک ناجائز وحرام واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) قرآن پاک چھونے یا پڑھنے کیلئے خود مسلم کو بھی پاک وصاف اور باوضو ہونا شرط ہے جبکہ غیر مسلم عدم طہارت واجتناب نجاست کی وجہ سے ناپاک لہذا اگر وہ غسل اور طہارت کاملہ کا التزام رکھتا ہو یا کم از کم قرآن مقدس پڑھتے اور چھوتے وقت طہارت کا اہتمام رکھ سکے تو دینا جائز ہے ورنہ نہیں "عالمگیریہ" جلد پنجم ص ۳۲۳ / پر ہے: قال ابو حنيفة رحمه الله تعالى أعلّم النصراني الفقه والقرآن لعله يهتدى ولايمس المصحف وان اغتسل ثم مس لا بأس كذا في الملتقط البتہ اس کا اردو یا انگلش ترجمہ یوں بھی دینے میں کوئی حرج نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) اگر یہ ظن غالب ہو کہ وہ ذاکر کسی مسلم کا ہے تو بعد تحقیق وتعریف اس کے مالک تک پہونچائے بصورت دیگر خود رکھ لے نیز بحالت محتاجی بھی ملتقط لقطہ اپنے صرف میں لا سکتا ہے جیسا کہ "فتاویٰ

۷:- قطر کا شیخ اگر وہابی ہے جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے تو اسکا پیسہ مسجد و مدرسہ میں لگانا جائز نہیں دیگر دینی امور میں بھی اس سے مدد لینا ناجائز و حرام ہے، اس سے سلام و کلام اسکے ساتھ کھانا پینا اور اسکے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک کرنا حرام اور واقف حال ہوکر اس کو سنی اور معظم سمجھنا کفر ہے کہ علماء حرمین طیبین نے وہابیوں دیوبندیوں کو کافر و مرتد قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر واللہ تعالیٰ اعلم

۸:- مسلمانوں کا مسلمان یا ذمی کافروں سے سود لینا دینا حرام قطعی ہے کما قال اللہ تعالیٰ :واحل اللہ البیع و حرم الربوٰا دارالحرب میں صرف حربی سے سود لینا جائز ہے کما فی الھندیۃ: لاربوٰا بین المسلم والحربی فی دار الحرب واللہ تعالیٰ اعلم

۹:- بعد نماز دعاء مانگنا سنت ہے بلا عذر شرعی اسکا ترک کرنا جائز نہیں کہ دعاء مغز عبادت ہے حضور اقدس ﷺ نے دعاء کی تاکید فرمائی ہے واللہ تعالیٰ اعلم

۱۰:- حیلۂ شرعی کے بعد اس کا تصرف ہر دینی امور میں جائز و درست ہے اور اس رقم کو مسجد میں لگانا ،اور امام کو تنخواہ دینا بھی جائز و مباح ہے واللہ تعالیٰ اعلم

۱۱:- وہابی دیوبندی بالعموم کافر و مرتد ہیں اور ان کے کفر میں ادنیٰ شک بھی کفر ہے جیسا کہ علماء حرمین طیبین نے فرمایا: من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر ان کے ساتھ شادی بیاہ میل جول، سلام کلام، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا سب حرام قال اللہ تعالیٰ: و اما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین (سورہ انعام پ ۷ آیت ۶۸) وقال رسول اللہ ﷺ: فلا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم و تنا کحوھم و اذ امرضوا فلا تعودوھم و اذ ماتوا فلا تشھدو ھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم (ابوداؤد و ابن ماجہ وابن حبان و عقیلی) مرتد مرتدہ کا نکاح دنیا میں کسی کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا کما فی

الھندیۃ: ولا یجوز للمرتدان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ و کافرۃ اصلیۃ و کذلک لا یجوز نکاح المرتدۃ مع احد کذا فی المبسوط (فتاویٰ ہندیہ جلد اول صفحہ ۲۸۲) اگر کسی شخص نے وہابی دیوبندی کے ساتھ اس کے کفریات سے واقفیت کے باوجود بھی لڑکے یا لڑکی کا نکاح پڑھا دیا تو وہ بھی کافر اور خارج از اسلام ہو جائیگا پھر اس سے مسلمانوں کو ترک تعلق کا حکم ہوگا اور اگر عدم واقفیت کی بنا پر پڑھایا تو کفر نہیں مگر ان صورتوں میں سخت گنہگار ہوگا اور لڑکا لڑکی کو علیحدگی اور توبہ و استغفار کا حکم ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲:- خطبہ خواہ جمعہ یا عیدین یا نکاح کا ہو مائک پر پڑھ سکتے ہیں شرعاً کوئی قباحت نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

۱۳:- مسلمانوں کا آپس میں سود لینا دینا حرام قطعی ہے کما قال اللہ تعالیٰ: حرم الربواء، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لعن اللہ آکل الربا و موکلہ و کاتبہ و شاھدہ یعنی اللہ کی لعنت ہو سود کھانے والے اور اس کے کھلانے والے اس کا کاغذ لکھنے والے اور اسکی گواہی دینے والے پر لہٰذا مذکورہ بینک کا مسلمانوں کے ساتھ سودی کاروبار ناجائز و حرام ہے، دارالحرب میں حربی سے سود لینا جائز اور حربی میں وہ بھی داخل ہے جو وہاں مسلمان ہوا اور ابھی تک دارالسلام کی طرف ہجرت نہ کی ہو جیسا کہ "درمختار" جلد پنجم صفحہ ۱۸۶ پر ہے: وحکم من اسلم فی دارالحرب ولم یھاجر الینا کحربی فللمسلم الربا معہ خلافا لھما لان ما لہ غیر معصوم فلو ھا جر الینا ثم عاد الیھم فلا ربا اتفاقا واللہ تعالیٰ اعلم

۱۴:- مزارات اولیاء پر عورتوں کا جانا ناجائز و حرام ہے جب تک وہ اپنے گھروں کو واپس نہیں ہو جاتیں فرشتے ان پر لعنت بھیجتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

۱۵:- یوں تو ولایت کو دو قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں پہلی قسم "عامہ" دوسری قسم "خاصہ"۔ ولایت عامہ تمام اہل ایمان و اسلام کو شامل ہے اور ولایت خاصہ راہ سلوک میں واصلان حق کے ساتھ خاص

العقیدہ عالم دین جو پیر بھی ہیں ان کے اور ان کے لڑکوں کے زاہد سے قریبی تعلقات تھے اور آج بھی بدستور قائم ہیں، مندرجہ بالا صورتوں میں زاہد عالمِ دین اور ان کے لڑکوں پر شریعت مطہرہ کیا حکم عائد کرتی ہے؟ بینوا توجروا۔

(۲) بکر ایک سنی صحیح العقیدہ عالمِ دین نیز پیر بھی ہے ایک مرتبہ حامد نے بکر کے دار العلوم کے طلبہ کو نیاز کی دعوت دی۔ بکر نے دعوت قبول بھی کر لی کھانا تیار ہو جانے کے بعد حامد کے لڑکے اور ان کے ساتھ ایک دوسرے صاحب بھی طلباء کو دعوت میں بلانے کیلئے گئے۔ اس پر پیر صاحب ان دونوں پر سخت برہم ہوئے اور کہنے لگے میں دین میں کوئی رعایت نہیں کروں گا اس بات کی اطلاع ملتے ہی حامد عالم دین نیز پیر صاحب کے پاس خود گئے۔ عالم دین نیز پیر صاحب نے حامد سے مخاطب ہو کر کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تقریباً تین سال پہلے تم ایک مندر کی بنیاد میں شریک تھے یہاں تک کہ تم نے بنیاد میں اینٹ بھی رکھی ہے اتنا سننے کے بعد حامد نے عالم دین کے سامنے حلفیہ بیان دیا کہ نہ میں کسی مندر کی بنیاد میں شریک تھا اور نہ ہی میں نے کوئی اینٹ رکھی۔ حلفیہ بیان کے بعد بکر یعنی عالم دین نیز پیر صاحب نے کہا ٹھیک ہے، اگر ایسا ہے تو کوئی بات نہیں جانے دو پھر حامد گھر آئے اور ساتھ میں چار آدمی لے کر دوبارہ عالم دین نیز پیر صاحب کے پاس گئے ان لوگوں نے عالم دین سے اس بات کو ثابت کرنے پر زور دیا کہ جس نے کہا ہو اس کو سامنے لاؤ کیوں کہ یہ شریعت کا مسئلہ ہے یہ خلاف شرع میرے اوپر الزام ہے اسکو آپ کو ہر طرح سے ثابت کرنا ہوگا لیکن انہوں نے ٹال مٹول کر دیا بار ہا اصرار کے باوجود بھی ثابت نہ کر سکے پھر انہوں نے کہا ایسی بات ہے تو کھانا بھجوا دو، حامد نے دو دیگ کھانا بھیج دیا۔ صورت مذکورہ میں عالم دین جو پیر بھی ہیں ان کیلئے اور حامد پر شریعت مطہرہ کیا حکم نافذ کرتی ہے،؟ بینوا توجروا

(۳) عمرو ایک صلح کلی قسم کا آدمی ہے جو اپنے آپ کو سنی ثابت کرتا ہے لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ

وہابیوں سے اس کا تال میل۔ اٹھنا بیٹھنا اچھی طرح قائم ہے۔ حد تو یہ ہے کہ عمرو کا سالا وہابیوں کا ایک مشہور مبلغ بھی ہے۔ گذشتہ سال عمرو سفر حج کیلئے بمبئی سے روانہ ہوا۔ روانگی سے چند دن قبل ہی وہ بمبئی آ گیا اور اس کا قیام اپنے سالے کے یہاں ہی تھا اور واپسی پر بھی قیام اپنے سالے کے یہاں ہی تھا۔ ایسی صورت میں بھی عمرو کا اپنے سالے کے یہاں آنا جانا۔ کھانا پینا شادی بیاہ جملہ رسم ورواج میں شریک ہونا آج بھی قائم ہے اور یہ بات سنی صحیح العقیدہ عالم دین جو کہ پیر بھی ہیں ان کو اچھی طرح معلوم ہے حد تو یہ ہے کہ ان سب باتوں کا علم ہوتے ہوئے بھی سنی صحیح العقیدہ عالم دین اور ان کے لڑکوں کے تعلقات عمرو سے آج بھی اچھی طرح قائم ہیں۔ صورت مذکورہ میں عالم دین ان کے لڑکوں نیز عمرو کیلئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے بینوا توجروا۔

(۴) زاہد ایک ایسا شخص ہے کہ جسکی وہابیت اچھی طرح ثابت ہے نیز کھلے طور پر بھی اسکے تعلقات اور اچھے تال میل وہابیوں سے قائم تھے۔ زید کے مرنے پر اسکی مٹی میں دار العلوم سے کوئی بھی نہیں گیا لیکن زید کے چالیسواں میں اسی دار العلوم کے طلباء کو دعوت میں بھیجا گیا۔ جبکہ اس کے ذمہ داران سنی صحیح العقیدہ عالم دین نیز پیر بھی ہیں۔ صورت مذکورہ میں سنی دار العلوم کے طلبہ کو اس کی دعوت میں بھیجنا کیسا ہے؟ بھیجنے والے پر اور طلبہ پر کیا حکم شرع عائد ہوتا ہے؟ کما حقہ بیان فرمائیں بینوا توجروا۔

(۵) خالد کی عورت ہندہ ایک بدمذہب عالم مولوی صدیق ہتھوڑوی باندوی کی مریدہ ہے اور آج بھی اسکی بیعت وارادت اسی طرح قائم ہے، حد تو یہ ہے کہ ہندہ کے بھائی بہن ان کے بچے کھلے ہوئے بدبودار وہابی ہیں ان لوگوں سے خالد اور اسی عورت ہندہ اور انکے بچوں کے تعلقات آج بھی قائم ہیں اس بات کی اطلاع گاؤں کے اکثر لوگوں کو ہے ساتھ ہی اسکی مکمل اطلاع عالم دین جو کہ سنی صحیح العقیدہ عالم اور پیر بھی ہیں ان کو بھی ہے اسکے باوجود عالم دین اور انکے لڑکوں کے تعلقات

انکے گھر سے بڑے ہی قریبی آج بھی قائم ہیں۔ملنا جلنا لینا دینا کل رسم و رواج بدستور جاری ہیں ایسی صورت میں ایسے عالم دین سے بیعت وارادت رکھنا کیسا ہے؟ اور انکے لڑکوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا، فقط والسلام

المستفتی: (اسیر حبیب) محمد مستقیم حبیبی

حبیب نگر، کٹی واڑی، دھاراوی ممبئی

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب:- مندر میں گھنٹی بندھوانا حرام اشد حرام بدکام بدانجام ہے زاہد گنہگار مستحق عذاب نار و مستوجب غضب جبار ہے اس پر لازم ہے کہ صدق دل سے توبہ و استغفار کرے اور تجدید ایمان وتجدید بیعت بھی کر لے اور اگر بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے "غمز العیون" میں ہے: من استحسن فعلا من افعال الکفار کفر باتفاق المشائخ عالم دین جو سنی صحیح العقیدہ اور پیر ہیں ان سے اور ان کے لڑکوں سے معلوم کیا جائے انہیں معلوم تھا یا نہیں اگر معلوم ہوتے ہوئے بلا توبہ کرائے ان سے تعلق رکھا تو یہ جائز نہیں قال تعالیٰ: و اما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین اور اگر بعد توبہ ان سے تعلق رکھے ہوئے ہیں تو کوئی حرج نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) بکر سنی عالم ہیں۔اور ان کو معلوم ہوا خواہ کسی طور پر کہ حامد مندر کی بنیاد میں شریک تھا تو ان کی یہ ذمہ داری تھی کہ شرع کی پابندی کرتے ہوئے ان کے یہاں دعوت کھانے سے رد کردیں جو انہوں نے کیا مگر جب حامد کے حلفیہ بیان سے اصل معاملہ کھلا تو عالم صاحب نے کھانا بچوں کو کھانے کی اجازت دے دی لہٰذا عالم صاحب اور حامد پر کوئی الزام نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) دیابنہ، وہابیہ اللہ عزوجل و رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے کے سبب کافر و مرتد ہیں علماء حرمین طیبین نے ان کے کافر، مرتد ہونے کا فتویٰ دیکر فرمایا: من شک فی کفرہ و

عذابہ فقد کفر یعنی جوان کے کفریات پر مطلع ہو کر ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر و مرتد ہے اوران سے میل، جول کے بابت حدیث پاک میں ہے: فلا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تناکوھم واذا مرضوا فلا تعودوھم واذاما توافلا تشھدوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم یعنی ان کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو اوران کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو اور بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جاؤ مرجائیں توان کے جنازے پر نہ جاؤ نہ انکی نماز جنازہ پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو اگر واقعی عمرو صلح کلی کا فعل اپنائے ہوئے ہے جیسا کہ اسکے فعل سے معلوم ہوتا ہے تو ان سے تعلق رکھنا بحکم قرآن و احادیث حرام بدکام بدانجام ہے لہٰذا سی عالم صاحب اوران کے لڑکوں پر لازم ہے کہ ان سے تعلق کو ترک کریں اور صدق دل سے توبہ واستغفار کریں اور اگر عمرو سے توبہ کرانے کے بعد تعلق رکھے ہوئے ہیں تو کوئی الزام نہیں اور عمرو پر لازم ہے کہ اپنی حرکات سے باز آئے توبہ کرے اور تجدید ایمان کرے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے جبکہ حقیقتاً عقیدہ صلح کلی نہ ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) اگر واقعی زاہد دیوبندی تھا تو جانتے ہوئے اس کے جنازہ میں شریک ہونا نیز سوئم، چہلم میں شریک ہونا حرام تھا۔ عالم صاحب پر لازم تھا کہ جس طرح طلباء کو جنازہ سے روکا اسی طرح چالیسویں سے بھی روکتے، عالم صاحب اور وہ طلباء جو چالیسواں میں گئے سب صدق دل سے توبہ کریں۔ اور جس نے اس زاہد کیلئے دانستہ استغفار کیا تجدید ایمان کرے بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے مگر غور طلب یہ ہے کہ عالم صاحب نے جنازہ سے روکا اور چہلم میں بھیجا اس میں کیا حکمت ہے تحقیق واقعہ کر کے دوبارہ معلوم کرلیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) وہابی ندوی کافر و مرتد ہیں اور مرتد کے بابت ''اشباہ والنظائر'' میں ہے: المرتد اقبح کفرا من الکافر الاصلی ان سے مرید ہونا ان کو رہبر بنانا حرام اشد حرام ہے اوران سے ہر طرح کے

موالات ومعاملات حرام ہیں حدیث پاک جواب نمبر ۳ رمیں دیکھیں اگر واقعی عالم صاحب اوران کے لڑکوں کو معلوم ہے کہ ہندہ اوراس کے گھر والے ایسے ہیں اور تعلق رکھے ہوئے ہیں توان سب پر لازم ہے کہ ان سے تعلق ترک کریں اور توبہ واستغفار کریں قال تعالیٰ: ولا تر کنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار. واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ — کتبہ محمد یونس رضا الاویسی الرضوی

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم — مرکزی دارالافتاء ۸۲ رسوداگران بریلی شریف

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی — ۱۳ ررجب المرجب ۱۴۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

ایک پیر جس نے ایک مجلس میں یزید کو کھلے طور پر کافر کہا اور ساتھ ہی ساتھ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی کافر کہا اس مجلس میں ایک پابند شرع عالم بھی موجود تھے تو انہوں نے کہا کہ یزید کے بارے میں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ ہے کہ سکوت اختیار کیا جائے اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول ہیں جس پر انہوں نے کہا جو یزید اور امیر معاویہ کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان کے معاونین ومخلصین نے اس لفظ کو چند مرتبہ دہرایا کہ ایسے شخص کافر ہیں تو ایسے عقائد رکھنے والے پیر اوران کے معاونین ومخلصین کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: (مولانا) محمد ضمیر الدین نعیمی

مقام جریڈیہ پوسٹ ریمبا ضلع گریڈیہ جھارکھنڈ

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب:- تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعظیم

لـــہ لوگوں نے اپنی سہولت کیلئے چنے اختیار کر لئے کہ اس میں شمار کلمہ بھی ہے اور بعد میں صدقہ بھی اور مشہور ہے کہ ساڑھے بارہ سیر چنے میں یہ تعداد پوری ہو جاتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) اعلیٰ حضرت امام اہل سنت سے کسی نے پوچھا کہ شعبان میں نکاح کرنا کیسا ہے؟ تو جواب ارشاد فرمایا کہ "کوئی حرج نہیں ہاں یہ آیا ہے کہ: لا نکاح بین العیدین دوعیدوں کے درمیان نکاح نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ جمعہ کے دن اگر عید پڑے تو ظاہر ہے کہ جمعہ وعیدین کے درمیان فرصت کہاں ہوسکتی ہے اس دن کے سوا نکاح کرنا کسی دن منع نہیں ہے قلیل مہر چاندی کے دو روپے بارہ آنے ۹ ۳/۵ پائی بھر ہے اس کے سوا شرعاً مہر کا کم درجہ نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۸) بعد نماز مصلی لپیٹ کر رکھ دینا چاہیئے واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) مچھلی کا کھانا کسی دن منع نہیں ہے بعض جہلاء یہ کہتے ہیں کہ ایام محرم میں مچھلی کھانا نہ چاہیئے یہ بالکل بے اصل ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۰) مچھلی کھانا کسی دن منع نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۱) حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ پڑھی گئی تھی اور فرشتوں نے پڑھی تھی اسی وقت سے نماز جنازہ شروع ہوئی اس کے بعد کے انبیاء کرام کی بھی نماز جنازہ پڑھی گئی ہوگی، اسلام میں ہجرت کے نویں مہینے کے ابتداء میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے نماز جنازہ پڑھائی تھی واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب صحیح والمجیب مصیب واللہ تعالیٰ اعلم — کتبہ محمد یونس رضا الاویسی الرضوی

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی — مرکزی دارالافتاء ۸۲، سوداگران بریلی شریف

۲۱ / جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسئلوں میں کہ

(۱) غیر خدا کو واجب الوجود یا مستحق عبادت جاننا یعنی الوہیت میں دوسرے کو شریک کرنا کیسا ہے؟

(۲) اس شخص کے بارے میں جو سختیوں کے وقت کہتا ہے یارسول اللہ یا عام لوگ سختیوں کے وقت مثلاً یا شیخ فلاں کہہ کر پکارتے ہیں۔ انبیاء اولیاء وعلماء صالحین سے انکے وصال شریف کے بعد بھی استعان واستمداد اور لڑکے لڑکیاں مانگنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(۳) دیوبندی، وہابی، تبلیغی جماعت یا جماعتِ اسلامی وغیرہ اہل کتاب ہیں یا نہیں؟ یزید پلید اسمٰعیل دہلوی، مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے موجودہ وقت کے اماموں میں کتنا فرق ہے اور ان کو کیا سمجھنا چاہئے یعنی کفر اور اسلام میں جواب مرحمت فرمائیں۔

(۴) بھینس گائے اور بکری کے پیدائشی بچے کو رسول پاک، غوث اعظم، خواجہ یا کسی ولی وعلماء صالحین کا نام رکھ کر پالا یا چھوڑ دیا۔ جب یہ جانور جوان ہو گیا تو اس کو قربانی وعقیقہ یا کسی بزرگ کی نذر و نیاز میں یا اپنے کھانے کے کام میں استعمال کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اس جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ کیا ہے یعنی اللہ کے نام کا ذبیحہ کرا جائے گا یا جسکے نام کا جانور ہے؟

(۵) سائل سوال کرتا ہے کہ دے رسول پاک یا غوث وخواجہ یا کسی اولیاء علماء صالحین کا نام لیکر بھیک مانگتا ہے تو اسکو بھیک دینا چاہئے یا نہیں غیر اللہ کا نام لیکر بھیک مانگنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(۶) زید نہایت ہی زیادہ صوم وصلوٰۃ کا پابند اور مقرر اور حاجی بھی روضۂ اطہر نبی ﷺ پر زید نے دوبار حاضری بھی دی زید نہ تقریر کے دوران رسول خدا کو بتایا کہ وہ کوئی انوکھے رسول نہیں اور حضور ﷺ دیکھنے میں ہم اور تم جیسا آدمی بتایا اور یہ بھی کہا کہ حضور تمہارے کسی برے بھلے کے مالک نہیں اور حضور یہ نہیں جانتے کہ قیامت میں جو میرے اور تمہارے ساتھ کیا جائے گا وہ حضور کو معلوم نہیں اور یہ بھی کہا کہ انبیاء علیہم السلام سے لغزشیں واقع ہوئی ہیں اور یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے اور قرآن شریف ایک دو آیتوں کو بھی منسوخ بتایا ہے زید نے یہ بھی کہا کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے جس دھیان میں مروگے اسی میں حشر ہوگا اگر شیطان کو برا کہتے کہتے مر گئے تو شیطان کے ساتھ حشر ہوگا

اور اگر کسی کافر کو برا کہتے کہتے جان نکل گئی تو اسی کے ساتھ حشر ہوگا لہٰذا ایسے شخص کو صحیح عقیدہ مسلمان سمجھنا چاہئے یا نہیں؟ اور اسکی اولاد کے بارے میں کیا خیال رکھنا چاہئے واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) بکر کو حق العباد نہ دینے اور شریعت مطہرہ کا مذاق اڑانے اور شریعت کا حکم نہ ماننے پر بکر کو توبہ استغفار اور تجدید ایمان اور اگر بیوی رکھتا ہے تو تجدید نکاح لازم ہوا تھا لہٰذا بکر نے اس پر ذرا بھی عمل نہیں کیا ہے لہٰذا بکر کی لڑکی یا لڑکے کی شادی بیاہ یا اور کسی تقریب میں شرکت کرنا چاہئے یا نہیں؟ اور جس سنی مسلمان نے بکر کے لڑکے کو لڑکی دی یا بکر کی لڑکی یا جن لوگوں نے بکر کے یہاں شادی بیاہ یا اور کسی بھی تقریبات میں شرکت کی انکے لئے قرآن وحدیث میں کیا حکم ہے؟

(۸) موجودہ دور میں سنی، وہابی مودودی تبلیغی وغیرہ سے مل کر جو کمپنی ہے۔ چاہے سیاسی ہو یا دینی اس میں سنیوں کی شرکت کیا معنی رکھتی ہے اور ایسی کمپنیوں میں سنیوں کی شرکت پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ آپ ان سب سوالوں کا جواب عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی بینوا توجروا۔

المستفتی: محمد عاقل

بہیڑی ضلع بریلی شریف

الجواب بعون الملک الوہاب:۔ غیر خدا کو واجب الوجود ماننا اور مستحق عبادت جاننا اور اس کے الوہیت میں کسی غیر کو شریک کرنا کھلا کفر اور شرک ہے "نبراس" ص ۱۷۲ پر ہے: الاشراک هو اثبات الشريک فی الالوهیت بمعنى وجوب الوجود كما للمجوس فانهم يعتقدون الهين يزدان خالق الخير واهرمن خالق الشرو بمعنی استحقاق العبادة كما لعبدة الاصنام فانهم يعتقدون ان الواجب واحد ويزعمون الاصنام مستحقة للعبادة لرجاء الشفاعة منها اشراک یعنی اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں کسی غیر کو شریک کرنا ہے معنی واجب الوجود میں جیسا کہ مجوسی دو معبود کا اعتقاد رکھتے ہیں ایک خالق الخیر "یزدان" اور دوسرا

(۳) دیوبندی، وہابی، تبلیغی جماعت، یا جماعت اسلامی سب شان رسالت میں توہین کرنے کے سبب کافر و مرتد ہیں علماء حرمین طیبین نے ان کے کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیکر فرمایا: من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر یعنی جو ان کے کفریات پر مطلع ہو کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر و مرتد ہے اور مرتد کے بابت ''اشباہ والنظائر'' میں ہے: المرتد اقبح من الکافر الاصلی تو اہل کتاب کیا ہونگے۔ یزید پلید کے کفر میں اختلاف ہے امام احمد بن حنبل وغیرہ اسے کافر کہتے ہیں علامہ تفتازانی ''شرح عقائد'' میں فرماتے ہیں: نحن لا نتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ و علی اعوانہ مگر ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافر کہنے سے سکوت فرماتے ہیں اور اسمٰعیل دہلوی کی گمراہی و بددینی ''تفویۃ الایمان'' سے واضح ہے بہت سے کفریات اس میں مذکور ہیں توہین انبیاء کرام و اولیاء عظام کا وہ مرتکب ہے مگر انکی توبہ کی بھی خبر ہے لہٰذا انکو کافر کہنے سے توقف کیا گیا ہے ان کے اقوال کفری ہیں اور ظاہر اقوال کی بنا پر بعض علماء نے کافر کہا ہے۔ اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے موجودہ امام نجدی عقیدہ رکھتے ہیں اور ان کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ صرف وہی مسلمان ہیں ان کے علاوہ سب مشرک ہیں جیسا کہ علامہ شامی قدس سرہ العزیز نے ''ردالمحتار'' جلد سوم ص ۳۳۹ پر فرمایا: کما وقع فی زماننا فی أتباع عبد الوهاب الذین خرجوا من نجد و تغلبوا علی الحرمین و کانوا ینتحلون مذهب الحنابلة لکنهم اعتقدوا أنهم هم المسلمون وأن من خالف اعتقادهم مشرکون واستباحوا بذلک قتل أهل السنة وقتل علمائهم حتی کسر الله تعالی شوکتهم وخرب بلادهم وظفر بهم عساکر المسلمین عام ثلاث وثلاثین ومائتین والف یعنی جیسا کہ ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے ماننے والوں کا واقعہ ہوا کہ یہ لوگ نجد سے نکلے اور مکہ و مدینہ شریف پر غلبہ کرلیا اپنے کو حنبلی مذہب کی طرف منسوب کرتے تھے۔ لیکن

ان کا عقیدہ یہ تھا کہ صرف ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے عقیدے کے خلاف ہیں وہ مشرک ہیں۔ اس لئے انہوں نے اہل سنت والجماعت کا قتل جائز سمجھا اور ان کے علماء کو قتل کیا یہاں تک کہ اللہ نے وہابیوں کی شوکت توڑی اور ان کے شہروں کو ویران کر دیا۔ اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی، یہ واقعہ ۱۲۳۳ھ میں ہوا لہذا اگر وہ نجدی امام انہیں عقائد کا معتقد ہے تو اس کا بھی وہی حکم ہے اور اسکے پیچھے نماز جائز نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) کوئی حلال جانور خواہ کسی کے طرف منسوب کر کے پالا گیا۔ مثلاً غوث پاک کی گائے، یا غوث پاک کا مرغا وہ حلال ہے۔ قربانی، عقیقہ ونذر و نیاز وغیرہ میں ذبح کیا جا سکتا ہے اگر ذابح کوئی مسلمان ہو اور بوقت ذبح باتکبیر ذبح کیا ہو فقط جانور کو کسی کے جانب منسوب کر دینے کی وجہ سے حرام نہیں ہو جائے گا ہاں اگر بوقت ذبح منسوب الیہ کا نام لیکر ذبح کیا گیا بسم اللہ اللہ اکبر سے ذبح نہ کیا گیا ہو مثلاً غوث پاک کا نام لیا اور ذبح کر دیا تو وہ جانور مردار ہے اس کا کھانا حرام ہے قال اللہ تعالیٰ: وما اهل به لغير الله اور دوسری جگہ ارشاد ہے: ولا تأكلو مما لم يذكر اسم الله عليه اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں: من ذبح لضيفه ذبيحة كانت فداه النار یعنی جو اپنے مہمان کیلئے جانور ذبح کرے وہ ذبیحہ فدیہ ہو جائے گا آتش دوزخ سے دیکھئے اس حدیث میں ذبیحہ کی نسبت مہمان کی طرف ہے تو اگر کوئی غوث پاک کا مرغا پالے یا گائے پالے تو کیوں ناجائز ہوگا۔ اگر ناجائز ہوتا تو سرکار علیہ السلام ذبیحہ کو مہمان کی طرف کیسے منسوب فرماتے، ہاں یہ بات اوپر ثابت کر آئے ہیں کہ اگر جانور کو منسوب الیہ کا نام لیکر ذبح کر دے تو ضرور حرام ہوگا اور اگر بوقت ذبح باتکبیر یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا گیا تو وہ حلال ہے خواہ جانور کسی کے طرف منسوب ہو "ردالمحتار" میں ہے: اعلم ان المدار على القصد عند ابتداء الذبح واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) رسول اللہ ﷺ غوث پاک، خواجہ واولیاء وعلماء کے توسل سے بھیک مانگنا جائز ہے غوث پاک

کی بھیک یا خواجہ کی بھیک کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سائل ان کا واسطہ لیکر سوال کرتا ہے مثلاً غوث پاک کے صدقے دیدو نہ کہ غیر اللہ سے مانگتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶) زید کا یہ قول کہ وہ (یعنی حضور علیہ السلام) کوئی انوکھے رسول نہیں، حضور ﷺ دیکھنے میں ہم تم جیسا آدمی ہے، حضور تمہارے کسی برے بھلے کے مالک نہیں، حضور یہ نہیں جانتے کہ قیامت میں جو ہمارے تمہارے ساتھ کیا جائے گا، اور حضور کو یہ نہیں معلوم کہ انبیاء علیہم السلام سے لغزشیں واقع ہوئیں ہیں، اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے اور یہ کہ اللہ نے فرمایا کہ جس دھیان میں مرو گے اسی میں حشر ہوگا اگر شیطان کو برا کہتے کہتے مر گئے تو شیطان کے ساتھ حشر ہوگا اور اگر کسی کافر کو برا کہتے کہتے جان نکل گئی تو اسی کے ساتھ حشر ہوگا غلط و باطل اور سخت جرأت و بے باک ہے اور شان رسالت ﷺ میں توہین ہے لہٰذا زید کافر و مرتد ہے سیدنا قاضی ابو یوسف علیہ الرحمہ ''کتاب الخراج'' میں فرماتے ہیں: ایما رجل مسلم سب رسول اللہ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقیصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ بان منہ امراتہ یعنی جو شخص مسلمان ہو کر حضور ﷺ کو دشنام (گالی) دے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہو گیا اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اور ایسوں ہی کے بابت حدیث میں فرمایا گیا: ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم وان لقیمتوھم فلا تسلموا علیھم ولا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا توأ کلوھم ولا تنا کحوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوامعھم یعنی بدمذہب اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر وہ مر جائیں تو ان کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہو۔ ان سے ملاقات ہو تو ان سے سلام نہ کرو۔ ان کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ پانی نہ پیو ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو۔ ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو۔ ان کے ساتھ

ملکر نماز نہ پڑھو لہٰذا مسلمانوں کو ان سے ترک تعلق کا حکم ہے۔ اگر ان کی اولادوں کا بھی وہی عقیدہ ہے جو زید کا ہے تو ان کا بھی یہی حکم ہے علمائے اسلام کا اس پر اجماع ہے کہ جو شخص انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی شان میں ادنی گستاخی کرے وہ کافر مرتد خارج از اسلام ہے "ردالمختار" و "درمختار" میں ہے: اجمع المسلمون ان شاتمه کافر و حکمه القتل و من شک فی عذابه و کفره کفر اور تفصیل کیلئے "حسام الحرمین" دیکھیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) ایسے کے یہاں شادی بیاہ نہ کرنے اور کسی تقریب میں شرکت نہ کرنے کا حکم تھا لہٰذا جنہوں نے ان کے یہاں شادی کی یا تقریبات میں شرکت کیا ان پر توبہ و استغفار لازم ہے اگر توبہ و استغفار نہ کریں تو مسلمانوں کو ان سے بھی ترک تعلق کا حکم ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۸) حدیث شریف میں ہے: من تشبه بقوم فهو منهم یعنی جو کسی قوم سے تشبہ کرے وہ انہیں میں سے ہے لہٰذا مسلمانوں کو ایسی کمیٹیوں میں شریک نہ ہونے کا حکم ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم	کتبہ محمد یونس رضا الاویسی الرضوی
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی	مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ

(۱) اگر روزے دار کو سانپ، بچھو بھڑ وغیرہ ڈنگ مار دے تو کیا اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا؟

(۲) اگر جسم میں کہیں زخم ہو اور اس زخم میں سے خون یا پیپ وغیرہ نکل پڑے تو کیا اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا؟

(۳) کیا نامرد مسجد میں اعتکاف میں بیٹھ سکتا ہے؟

(۴) اعتکاف میں بیٹھنے والے شخص کے والدین میں سے یا بھائی کا انتقال ہو جائے تو کیا وہ ان کی نماز جنازہ میں شامل ہو سکتا ہے؟

(۴) پاکستان دارالاسلام ضرور ہے مگر وہاں کے کفار حربی ہیں ذمی نہیں اسلئے کہ ذمی ہونے کے شرائط مفقود ہیں نہ وہ جزیہ دیتے ہیں اور نہ ان پر کوئی مذہبی پابندی ہے پاکستان میں جس طرح مسلمانوں کو مذہبی آزادی ہے کافروں کیلئے بھی ویسے ہی مذہبی آزادی ہے بے ضرورت مسلمانوں کا ان سے معاملات جائز نہیں قال اللہ تعالیٰ: انما ینھکم اللہ عن الذین قتلوکم (سورۃ ممتحنہ آیت ۹) انہیں قربانی کا گوشت دینا ناجائز ہے قال اللہ تعالیٰ والطیبٰت للطیبین و الطیبون للطیبٰت اور ان کی عیادت کرنا بھی ناجائز کہ کسی کی عیادت ایک طرح کی اس کی تعظیم و تکریم ہے اور کفار لائق تعظیم و تکریم نہیں بلکہ لائق اہانت ہیں۔ البتہ کافر کو نوکر رکھنا جائز ہے اور اس کی اجرت میں قربانی کا گوشت دیدے تو حرج نہیں کہ وہ اسکے اپنے ہی صرف میں آیا یوہیں اگر اسے بطور انعام اس امید پر دے کہ مزدور خوش دل کند کار بیش تو بھی حرج نہ ہونا چاہیئے (فتاویٰ مصطفویہ ص ۴۵۰) واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد عاصم رضا قادری غفرلہ

مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگرن بریلی شریف

۲۲ ر جمادی الاخریٰ ۱۴۲۲ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم اعلیحضرت قدس سرہ نے احکام شریعت جلد دوم صفحہ ۱۰ ر میں نعلین والی روایت کے متعلق فرمایا یہ محض جھوٹ اور موضوع ہے واللہ تعالیٰ اعلم اور ''الملفوظ'' حصہ دوم صفحہ ۱۰۱ ر میں بھی نعلین والی روایت کو باطل و موضوع بتایا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ

(۱) وہابیوں، دیوبندیوں اور شیعوں کی اپنی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

(۲) وہابیوں، دیوبندیوں اور شیعوں کی اذانوں کا کیا حکم ہے؟ کیا ان کی اذانوں کو سن کر اذان کا جواب دینا چاہیئے یا روزہ افطار کرنا چاہیئے؟

(۳) نماز میں کسی بھی آیت کو توڑ توڑ کر پڑھنا یا جہاں وقف نہیں وہاں وقف کر کے پڑھنا کیسا ہے؟

(۴) نفل نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یا خلاف اولیٰ؟ کیا خلاف اولیٰ جائز میں شمار ہوتا ہے؟

(۵) شریعت میں عورت کی امامت کا کیا حکم ہے؟ جوابات تفصیلاً و بحوالہ دیئے جائیں

المستفتی: نعیم احمد شیخ القادری الرضوی

نزد میمن مسجد چا کی پاڑہ شہداد پور ضلع سانگھر سندھ (پاکستان)

الاجوبۃ:۔ (۱) وہابیوں، دیوبندیوں اور شیعوں پر بوجوہ کثیرہ حکم کفر ہے اور وہ اپنے عقائد خبیثہ کے سبب اسلام سے خارج ہیں اور ان کا حکم مرتدین کا حکم ہے "ہندیہ" جلد دوم صفحہ ۲۶۴ پر ہے: واحکامھم احکام المرتدین اور علمائے حرمین شریفین نے حسام الحرمین میں دیابنہ ووہابیہ کیلئے کفر کا فتویٰ دیکر یہاں تک فرمایا ہے: من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر یعنی جو شخص ان کے کفریات پر مطلع ہو کر ان کے عذاب وکفر میں ادنیٰ شک کرے گا خود کافر ہو جائے گا اور ان کی نماز باطل محض ہے اگر پڑھیں گے تو ان کی نماز نماز میں شمار نہ ہوگی؟ کہ نماز کی صحت کیلئے نمازی کا مسلمان ہونا شرط ہے قال اللہ تعالیٰ: ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا (پ۵ سورۂ نساء) بیشک نماز ایمان والوں پر فرض ہے وقت بندھا ہوا اور جب ان کی نماز باطل ہے تو ان کی اذان بھی باطل ہے اسلئے کہ جس طرح صحت نماز کیلئے ایمان شرط ہے اسی طرح اذان کی صحت کیلئے بھی ایمان شرط ہے جزم المصنف بعدم صحۃ اذان مجنون ومعتوہ وصبی لایعقل قلت وکافر و فاسق لعدم قبول قولھما فی الدیانات

كذافي الدرالمختار واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) وہابیوں، دیوبندیوں اور شیعوں کی اذان اذان میں شمار نہیں نہ اس کی جواب کی حاجت اور نہ اہل سنت کو اس پر اکتفا کی اجازت بلکہ اگر ان میں کا کوئی اذان دیدے تو اذان کا اعادہ کرنا ضروری ہے (فتاوی رضویہ جلد دوم ص ۴۲۱ والملفوظ ج اول صفحہ ۱۰۹) درمختار جلد اول صفحہ ۲۹۳ ر پر ہے: ويعاد اذان كافر وفاسق اور ''جدالممتار'' جلد اول ص ۲۰۶ ی ر پر ہے: فالحق عندی ماقرره المحقق صاحب البحر ان العقل والاسلام شرط الصحة فاذان صبی لا يعقل و سكران ثمل و مجنون مطبق و كافر مطلقا كل ذلك باطل و شعار الاسلام لا يقوم بباطل البتہ اسم جلالت سنکر تعظیم کے کلمات کہنا چاہئے اور نام اقدس ﷺ سن کر درود شریف پڑھنا چاہیئے (الملفوظ جلد ا صفحہ ۱۰۹) اور ان کی اذان کی آواز سنکر روزہ افطار کرنا بھی منع ہے لعدم قبول قوله في الديانات (درمختار جلد ا ص ۲۹۳) واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) اگر آیتوں کو توڑ توڑ کر پڑھنے میں یا غیر وقف کی جگہ وقف کرنے میں تغیر معنی واقع نہیں ہوتا بلکہ کلام تام ہو جاتا ہے تو قصداً بھی ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں اور نہ نماز میں اصلاً کچھ خلل آتا ہے ہاں مخالفت کا قصد البتہ گناہ بلکہ بعض صورتوں میں قبیح اور سب سے سخت تر حکم کا مستوجب ہے بحوالہ فتاوی رضویہ جلد سوم صفحہ ۱۳۶ و ۴۴۳ او بہار شریعت جلد سوم صفحہ ۱۰۴ و ۱۰۵ اور عالمگیری جلد اول صفحہ ۸۱ ر پر ہے: اذا وقف في غير موضع الوقف او ابتدأ في غير موضع الابتدا ان لم يتغير به المعنى تغيرا فاحشا نحو ان يقول ان الّذين آمنوا و عملوا الصالحات ووقف ثم ابتداء بقوله اولئك هم خير البرية لا تفسد بالاجماع بين علمائنا هكذافي المحيط اور اگر اس طرح پڑھنے سے معنی میں تغیر و تبدل واقع ہوتا ہے تو اس طرح پڑھنا ناجائز و حرام اور فساد نماز کا باعث ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) تراویح وکسوف واستسقاء کے سوا جماعت نوافل میں ہمارے ائمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا مذہب مشہور ومعروف اور عامہ کتب مذہب میں مذکور ومسطور یہ ہے کہ بلا تداعی مضائقہ نہیں اور تداعی کیساتھ مکروہ ہے (تداعی ایک دوسرے کو بلانا جمع کرنا) اسلئے کہ اس سے کثرت جماعت لازم آتی ہے اور ائمہ کرام نے اسے مکروہ کہا ہے ''غنیۃ'' ص ۴۳۲ / پر ہے: واعلم ان النفل بالجماعة علی سبیل التداعی مکروہ علی ماتقدم ماعد التراویح و صلاۃ الکسوف والاستسقاء اور اسی کے تحت طحطاوی علی مراقی الفلاح باب النوافل صفحہ ۲۴۱ / میں ہے: واعلم ان الصلاۃ فی نفسها مشروعة بصفة الانفرادو الاقتداء فیها صحیح مع الکراهة حیث کان علی التداعی پھر ''فتاوی رضویہ'' جلد سوم صفحہ ۴۶۴ / اور ''درمختار'' جلد دوم صفحہ ۴۹ / پر اس بات کی تصریح کی گئی ہے کہ نوافل کی جماعت میں اگر تین مقتدی اور چوتھا امام ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اور اگر چار مقتدی اور پانچواں امام ہو تو تداعی کے طور پر مکروہ ہے یعنی تداعی کے طریقہ پر اقتداء کرلی تو بالاتفاق نماز ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی: قال التطوع بجماعة خارج رمضان ای یکرہ ذلک علی سبیل التداعی بان یقتدی اربعة بواحد کما فی الدرر ولاخلاف فی صحته الاقتداء اذلامانع پھر صورت ہذا میں اظہر یہ ہے کہ یہ کراہت صرف تنزیہی ہے یعنی خلاف اولیٰ نہ تحریمی کہ گناہ وممنوع ہو اور خلاف اولیٰ بلاشبہ جائز میں شمار ہوتا ہے جیسا کہ شامی صفحہ ۴۸/۴۹ / کی اس عبارت سے واضح ہے: الظاهر ان الجماعة فیه غیر مستحبة ثم ان کان ذلک احیاناً کما فعل عمر کان مباحاً غیر مکروہ وان کان علی سبیل المواظبة کان بدعة مکروهة لانه خلاف المتوارث وبعد ذلک قال والنفل بالجماعة غیر مستحب لانه لم تفعله الصحابة فی غیر رمضان اہ وهو کالصریح فی انها کراهة تنزیة تامل اھ پھر اسی صفحہ پر علامہ ابن عابدین شامی نے

اس بات کی بھی وضاحت کی ہے کہ یہ خلاف اولی ہونا بھی اس وقت ہے جب کہ امام ومقتدی سب کے سب متنفل ہوں اور اگر ایسا نہیں بلکہ امام مفترض اور مقتدی متنفل ہوں تو خلاف اولی بھی نہیں ہے: قال وھذا کلہ لو کان الکل متنفلین اما لو اقتدی متنفلون بمفترض فلا کراھۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) عورتوں کی امامت یا جماعت چاہے فرض میں ہو یا نفل میں مطلقاً مکروہ ہے اور اگر کریں تو ان میں جو امام بنے وہ انکے وسط میں کھڑی ہو مردوں کے امام کی طرح آگے نہ کھڑی ہو کہ اس میں ان کی امام آگے کھڑی ہوگی تو کراہت دوہری ہو جائے گی اور امام دوہری گنہگار (فتاوی مصطفویہ صفحہ ۲۱۳) اور ''درمختار'' جلد اول صفحہ ۵۱۵/ پر ہے: ویکرہ تحریما جماعۃ النساء یعنی عورتوں کا جماعت سے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اسی کے تحت ہندیہ جلد اول صفحہ ۸۵/ ومجمع الانہر جلد اول ص ۱۰۸/ اور ہدایہ جلد اول صفحہ ۱۲۳/ پر فقہاء کرام سے منقول ہے: ویکرہ للنساء ان یصلین وحدھن الجماعۃ لانھا لا تخلو عن ارتکاب محرم وھو قیام الامام وسط الصف فیکرہ کالعراۃ وان فعلن قامت الامام وسطھن لان عائشۃ فعلت کذالک وحمل فعلھا الجماعۃ علی ابتداء الاسلام لان فی التقدم زیادۃ الکشف واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد عاصم رضا قادری
مرکزی دارالافتاء ۸۲/ سوداگران بریلی شریف
۱۱/ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ

(۱) روزے کی حالت میں عطر لگانا سونگھنا، پھول سونگھنا، سرمہ لگانا، تیل لگانا، خط بنوانا، بال ترشوانا،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

محمود ایک مسجد کا امام ہے جمعہ کے دن اکثر وہابیوں کا ردّ کرتا ہے کہتا ہے کہ وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھنا انکے گھر کا کھانا کھانا اور ان سے تعلقات قائم کرنا یا انکے یہاں کھانا، پینا، اٹھنا بیٹھنا ،شادی بیاہ میں شرکت کرنا یا کسی نیک مجلس میں بلانا، انکے جنازہ میں شرکت کرنا یا نماز پڑھنا ، پڑھوانا، یا انسے کسی طرح کی الفت ومحبت قائم کرنا تمام فعل ناجائز وحرام ہیں۔

۲:۔محمود کو جہاں بھی موقعہ ہاتھ آتا ہے وہیں ردوہابیہ کرتا ہے جیسے منبروں، محفلوں، مجلسوں، جلسوں اور اشتہاروں میں بھی یعنی ہر جگہ یہی کہتا ہے کہ وہابیوں کے اقوال واحوال سے عقیدہ اہل سنت والجماعت کے مسلمانوں کو بچایا جائے، سمجھایا جائے کہ ہم لوگ اس جماعت پر قائم رہیں جس پر علماء حرمین شریفین ہیں اور عقیدہ اہل سنت کے جتنے مخالفین ہیں، جیسے وہابیہ، تبلیغیہ وغیرہم سے جدا رہیں اور انکو (وہابیہ) اپنا دشمن اور مخالف جانیں کیونکہ شیطان کو دل میں وسوسہ ڈالتے دیر نہیں لگتی اور یہ بھی کہتا ہے کہ ردّ کر کے ان سے عوام کو نفرت دلائی جائے تا کہ انکے (وہابیہ) شر کا مادہ جل جائے اور انکی کفر کی جڑ کٹ جائے۔وہابیوں سے شدید خوف پیدا ہوتا ہے کہ انکی گمراہی سنیت کی دنیا میں سرایت نہ کر جائے تا کہ سنیوں کیلئے راہ دشوار اور خطرہ نہ پیدا ہو جو ضروریات دین کا منکر ہے انسے سنی عوام کو نفرت دلائی جائے۔

۳:۔محمود کا کہنا ہے کہ جو دین کا منکر ہے اسے یقیناً میں مرتد کافر مسیح دجال اور کذاب کہتا ہوں اور میری یہ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ وہابیہ کے عقائد باطلہ سے مسلمانوں کو بچائے اور وہابیہ جیسے دجالوں کے شر سے پناہ دے وہابیوں کے بد دینی بدمذہبی سے بچائے ان مخالفوں، ملحدوں، سرکش شیاطینوں، خبیثوں، فاجروں، گمراہوں، ہٹ دھرموں اور دین کے ڈاکوؤں سے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے تمام سنیوں کو بچائے ان مناقوں اور مشرکوں کے شر سے اپنے امان میں رکھے۔

محمود اپنے عقیدے کی بناپر اس طرح کا کلام پیش کرتا ہے کہ یہ تمام وہابیہ سب کے سب کافروں سے بدتر کافر ہیں یہ سب کافر ہیں گمراہ ہیں، مرتد ہیں کیونکہ دوسروں کو گمراہ کرتا ہے کچھ شک نہیں کے یہ فارجی یہ دوزخی شیطان کے گروہ کے کافر ہیں۔

۴:۔محمود یہ بھی کہتا ہے کہ جب تک میرے جسم میں روح باقی رہے گی غیر مقلدوں کا ردّ کرتا رہوں گا۔اور اپنے آقا و مولا جناب محمد رسول اللہ ﷺ اور انکے آل واصحاب پر کھڑا ہو کر درود وسلام پڑھتا رہوں گا کیونکہ ان کی شان وشوکت اور عظمت شمس وقمر سے زیادہ روشن اور درخشاں ہیں جو محتاج ثبوت نہیں میں (محمود) سنیوں کو راہ حق کی طرف رہنمائی کرتا رہوں گا تاکہ سنیوں کا راستہ کشادہ ہو اسے چلنے میں پاؤں نہ پھسلے کیونکہ انکی رسالت سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں نعمتوں کا فیض عطاء کیا ہے اور معرفت کے نور سے خالی دل کو دین کی روشنی سے بھر دیا ہے کیونکہ انکی روشن آیتیں عقل کو حیران کر دینے والے معجزات ہیں انکا غلام بنادیا ہے اور انکا احسان دل سے مرتے دم جدا نہ ہوگا۔

۵:۔زید کہتا ہے کہ اس وقت ہم لوگوں کے یہاں کا ماحول ایسا ہے کہ بہت سے سنیوں کے گھرانے میں وہابیہ کی لڑکیاں نکاح کر کے لائی گئی ہیں اور بہت سی لڑکیوں کو وہابیوں کے نکاح میں دی گئی ہیں جبکہ محمود کا کہنا ہے کہ ایسا نکاح نکاح نہیں اور ایسے دلہن و دولہا سے جو اولاد تو الد ہوگا وہ اولاد نسبی نہیں کہلائینگی اور جو میاں بیوی صحبت کرینگے وہ زنا میں شمار ہوگا تو ایسے حالت میں ہم لوگ اپنی لڑکیوں اور بہوؤں کو کیا کریں؟

ارشاد ہے محمود وہابیوں کو اس طرح کا برابر الفاظ استعمال کرتا ہے،اب انکو (محمود) مسجد کا امام رکھا جائے یا مسجد سے برطرف کیا جائے محمود کا قول وفعل شرعی مسائل سے احسن ہے یا خلاف شرع،لہٰذا مفتیان شرع قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں۔

سائل:عبدالرزاق نوری،محمد پٹی تکیہ

الجواب: ۔بلاشبہ غیر مقلدین گمراہ بددین اور بحکم فقہ کفار و مرتددین ہیں جس پر بوجوہ کثیرہ لزوم کفر ہے اسکے پیچھے نماز پڑھنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے انکے ساتھ کھانا پینا حرام ان سے نشست و برخاست یا کسی طرح کا تعلق پیدا کرنا یا اسکے کسی مجلس میں شریک ہونا حرام قال ﷺ: لا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تصلوا معھم مرتد مرتدہ کا نکاح دنیا میں کسی سے نہیں اس سے جو قربت ہوگی خالص زنا ہوگی اس سے جو اولاد پیدا ہوگی ولدالزنا ہوگی "درمختار" باب النسب جلد ۵ ص۲۴۶ پر ہے: ما یکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح اولادہ اولاد زنا کھڑے ہوکر آقا ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنا مندوب ہے اور یہ قیام شعار اہل سنت ہے اور اس سے انکار شعار وہابیت ہے لہٰذا تمام سنی صحیح العقیدہ پر لازم و ضروری ہے کہ ان گمراہ بددین کا رد بلیغ کریں تاکہ لوگ اس کے دجل اور مکر و فریب سے بچیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد احسن رضوی

مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف

۲۱ ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو پانچ ماہ قبل گھر سے نکال دیا ہے زید نے ہندہ کے بڑے بھائی سے بدتمیزی کی اور کہا کہ لے جاؤ اسے میں نہیں رکھوں گا زید کا کہنا ہے کہ میرے سسرال والوں نے میرے بیٹے کو مار ڈالا ہے حالانکہ لڑکا پتنگ اڑاتے اڑاتے چھت سے گرا ہے اور پتنگ کی عادت خود زید نے لگائی تھی دونوں باپ بیٹا پتنگ اڑایا کرتے تھے یہ سب بہانہ بناتا ہے وہ کام وغیرہ کچھ نہیں کرتا ہے اس کے چار لڑکیاں اور دو لڑکے ہیں لڑکا کے مرنے سے قبل بھی کام وغیرہ نہیں کرتا تھا اور ہندہ کو مارتا پیٹتا تھا۔ ہندہ کی ماں تک کو گالی بکتا ہے حالانکہ ہندہ کے والدین

ہے نماز قبول نہیں وروی عن علی رضی اللہ عنہ قال : کنا جلوسا مع رسول اللہ ﷺ فطلع علینا رجل من اھل العالیۃ فقال یا رسول اللہ اخبرنی باشد شیٔ فی ھذا الدین والنیۃ ؟ فقال النیۃ شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ و رسولہ و اشدہ یا اخا العالیۃ الامانۃ انہ لا دین لمن لا امانۃ لہ، ولا صلاۃ لہ ولا زکاۃ لہ یا اخا العالیہ! انہ من اصاب مالا من حرام فلبس منہ جلبابا یعنی قمیصا لم تقبل صلاتہ حتی ینحی ذلک الجلباب عنہ ان اللہ عزوجل اکرم واجل یا اخا العالیۃ من ان یقبل عمل رجل اوصلاتہ و علیہ جلباب من حرام. رواہ البزار و فیہ نکارۃ ۔نیز اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول فرماتا ہے فان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب واللہ تعالیٰ اعلم۔

(٦) جب ڈیوٹی چھ گھنٹے کی ہے اور بے سبب شرعی صرف تین چار گھنٹے ڈیوٹی کرتا ہے تو وہ گنہگار ہے اس پر توبہ لازم ہے۔ جتنی ڈیوٹی کرتا ہے اتنی ہی ڈیوٹی کی اجرت و تنخواہ لے اس سے زیادہ لینا ناجائز ہے۔ قبولیت نماز کا بہتر علم اللہ کو ہے کس کی قبول اور کس کی ناقبول اللہ کو کس کی کونسی ادا و قضا پسند ہے اللہ اعلم بالصواب۔ ''غنیۃ الطالبین'' وغیرہ کا مطالعہ کریں اور جواب نمبر ۵ غور سے پڑھیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(٧) دیوبندیوں کے بڑے مولویوں نے اپنی کتابوں میں اللہ و رسول کی شان میں شدید گستاخیاں کی ہیں اور کلمات کفریات بکے ہیں جن کے سبب وہ لوگ کافر و مرتد ہیں ایسے کہ جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر انہیں کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے علمائے کرام حرمین طیبین نے بالاتفاق انہیں کافر و مرتد فرما کر فرمایا ہے من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔ جو ان کے کفر میں ادنیٰ شک کرے وہ بھی انہیں کی طرح کافر۔ لہٰذا جو دیوبندیوں کے کفریات قطعیہ کو صحیح جانے اور مسلمانوں سے

چھپا کر رکھے اس کا حکم وہی ہے کہ وہ کافر خارج از اسلام ہے۔علامہ ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں انه یصیر مرتداً علی قول جماعته و کفی بهذا خسارا و تفریطا تو بحکم شرع ان پر توبہ فرض اور تجدید ایمان لازم اگر بیوی والا ہو تو اپنی عورت سے نکاح جدید کرے۔درمختار جلد۴ص ۲۴۶ میں ہے مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل و النکاح و اولاده اولاد زنا (مافیه خلاف یؤمر بالاستغفار و التوبة وتجدید النکاح) اہل سنت پر لازم ہے کہ ان سے پرہیز رکھیں ان کے مقامات میں شریک نہ ہوں اپنے معاملات میں انہیں شریک نہ کریں (بحوالہ فتاوی رضویہ، جلد سوم ص ۳۱۲) ان لوگوں کو اپنی جماعت میں شامل کرنا ناجائز وحرام خلاف قرآن وحدیث اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد پاک ہے واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین اور اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ حدیث شریف میں ہے لا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواکلوهم دوسری جگہ ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں مثل جلیس السؤ کمثل صاحب الکیر ان لم یصیبک من سواده اصابک من دخانه یعنی بد کی صحبت ایسی ہے جیسے لہار کی بھٹی کہ کپڑے کالے نہ ہوئے تو دھواں جب بھی پہونچے گا (ابوداؤد و نسائی)۔بدمذہبوں سے محبت تو زہر قاتل ہے اسکی نسبت احادیث کثیرہ صحیحہ معتبرہ میں جو خطر عظیم آیا سخت ہولناک ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سارے مسلمانوں کو راہ حق کی ہدایت فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ واللہ تعالیٰ اعلم۔

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

کتبہ محمد شمشیر عالم رضوی پورنوی
مرکزی دارالافتاء ۸۲ رسوداگران بریلی شریف

۱۰ رجمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ